# تاریخ المرسلین

اس کتاب مین اون اکتیس بزرگان دین کے ضروری حالات
درج ہین کہ جنکا تذکرہ آسمانی کتابون مین ہے اور وہ غایت
درجہ جلیل القدر اور عالی مرتبت تھے



مصنفہ
Syed Abdul Jalil
مولوی حکیم سید عبد الجلیل صاحب قرشی

جو بعد ہبۂ حق تصنیف مصنف مذکور

ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء کو

بخشی پریس کلکتہ مین طبع ہوئی

# لطف زندگی یا ڈمیانہ پلز

## تازہ شہادتین

[illegible]

یہ ڈمیانہ پلز کوئی دیسی دوا نہین ہے جو اسکے بنگلانے مین کچھ بس و پیش ہو۔ ڈمیانہ پلز مین نہ جواہرات ڈالے جاتے ہین نہ جنگل پہاڑ وغیرہ کی بوٹیون کا مرکب ہے مگر ان جو اجزا اس مین شامل ہین وہ بجائے خود جواہرات وغیرہ سے بہت زیادہ مفید اور طاقت ور ہین جنکے سبب سے یہ بات اس ڈمیانہ پلز مین ہے کہ حلق سے اوترتی اور ایک گھنٹہ کے اندر آپکو اقبال ہو گیا کہ ڈمیانہ پلز نے اپنا فائدہ شروع کیا مقوی باہ اس سے بہتر دوا آپ کو دنیا مین میسر نہین آسکتی اور کسی قسم کا نقصان اس سے نہین پہونچتا پھر حافظہ اس سے بڑھتا ہے اور روح تازہ رہتی ہے۔ ضعف دل اور ضعف دماغ کی اصلاح اس سے بہتر کوئی دوا نہین کر سکتی۔ اسکو استعمال کیا اور فرحت پیدا ہوگی کیسا ہی قلب کمزور ہو تسکین ہو جائے گی۔

ڈمیانہ پلز کے استعمال سے حافظہ آپکا اسقدر بڑھ جائیگا کہ آپکو خود تعجب ہوگا لطف یہ کہ اس مین کوئی دوا خراب نہین ہے اسکو استعمال کرنے سے بڑھاپے تو جوانی کا مزہ دیکھ لیگا۔ اور جوان جوانمرد ہو جائیگا۔ ہر موسم ہر فصل ہر وقت مین آپ اسکا استعمال کر سکتے ہین۔ ڈمیانہ پلز کوئی دیسی دوا نہین ہے بلکہ ایک بڑے نامی ڈاکٹر نے اپنے جدید تجربہ سے اسکو طیار کیا ہے۔ ڈمیانہ پلز جن جن قیمتی دواؤن سے تیار کیگئی ہے وہ ذیل مین درج ہین۔ اول ڈمیانہ اکسٹرکٹ۔ دوم کوکا۔ سوم وامیکا۔ چہارم فاسفورس۔ اب آپ کسی ڈاکٹر سے ان چارون اجزا کا حال دریافت کرین اکسیر کو ان کے سامنے ہیچ کہیگا۔ قیمت فی بکس ۴۰ گولیان ہین دو روپیہ۔ محصولڈاک وغیرہ جداگانہ۔

**نوٹ**۔ جبکہ ساری دنیا کے ذی علم اور غیر ذی علم طبقے نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ڈمیانہ پلز سے بڑھکر دنیا مین مقوی باہ کوئی دوا نہین ہے تو مجھے افسوس ہوگا اگر آپ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم رہین گے۔ ڈمیانہ پلز ہمارے یہان سے روزانہ اسکے خریدارون کے پاس نہ صرف ایک مرتبہ روانہ ہوتی ہے بلکہ بکثرت مکرر سہ کرر لوگ اس سے فائدہ اوٹھا کر اسکو منگاتے ہین اور واقعی ہے قابل قدر چیز۔ قیمت دو روپیہ۔ محصولڈاک وغیرہ جداگانہ۔

## تازہ شہادتین

[illegible]

جناب کا سچا خادم۔ ایس۔ اے۔ بی۔ مجتبیٰ۔ اینڈ کو۔ کوٹھی نمبر ۱۲ ہالیڈسے اسٹریٹ کلکتہ

# تاریخ المرسلین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم عالم کی پیدائش جس وقت سے بھی لیجائے اُسی کو تغیرات کا ابتدائی وقت کہہ سکتے ہین چونکہ سلسلۂ عالم دراصل تغیر اور حدوث کا اصل منشا ہی۔ اسواسطے یہ بات ضروری مان لینا پڑیگی۔ کہ اہل عالم کی طبیعتین بھی عام طور سے مختلف اور متغیر ہونی چاہئین جو کہ تغیر عالم کا لازمی نتیجہ ہی۔ اور اسی اختلاف طبائع کی وجہ سے نظام قدرت ہمیشہ اس امر کی طرف متوجہ رہتا ہی۔ کہ انسان کا باہمی اختلاف جو نتائج معادین تغیرات پیدا کرنیوالا ہو۔ انسانی طبیعتون سے بالکل اُٹھ جائے۔ کیونکہ اُنکی اصلاح معاد کے لیے یہی ایک مناسب ہی۔ مگر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہی۔ کہ نظام جس چیز کا نام ہی۔ وہ کوئی محسوس شے نہین ہی۔ جو اپنی مخصوص حیثیت سے ہم تک پہونچے۔ بلکہ وہ دراصل تدبیرات الٰہی کا دوسرا نام ہی۔ جو مخلوقات کی اصلاح حال ومآل کی طرف محض شفقت الٰہی کیوجہ سے مصروف رہتی ہین بہرحال عادت الٰہی اس طور پر جاری ہی۔ کہ مخلوقات جب جادۂ اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہی۔ تو اُنکی اصلاح کے لیے خدا اپنے ایسے مقبول بندون کو اُٹھاتا ہی۔ جنکی زندگی کا نتیجہ اصلاح عباد ہی ہوتا ہی۔ جس طور سے بھی کہ ممکن ہو۔ اور اصلاح حال ومآل کے لیے بھی کافی ہو۔ خدا کے انھین مقبول بندون کو شرع نے نبی کہا ہی۔ نبی اور رسول مین فرق بھی ہی۔ وہ شخص جو خدا کی طرف سے ہدایت خلق کے لیے مبعوث ہوا ہو۔ اور نیا دین اور نئی کتاب بھی خدا کی طرف سے اسکو ملی ہو۔ وہ رسول یا مرسل کہلائیگا۔ اور نبی اس سے عام ہی۔ رسول کو بھی نبی کہتے ہین۔ اور جسپر نئی کتاب اور نیا دین خدا کی طرف سے نہ آیا ہو۔ بلکہ کسی رسول ہی کے مذہب کو تازہ اور زندہ کرنے کے لیے وہ مبعوث ہوا ہو۔ اسکو بھی نبی کہین گے مگر رسول کے مقابلہ مین جب

بولینگے تو اُس سے بھی یہی دوسرے معنے مقصود ہونگے۔ مذہبون کا تغیر و تبدل ایسکے یہ معنے نہین ہین بلکہ احکام الٰہی مین بدا لازم ہوتا ہی۔ جو کہ شان الٰہی کے خلاف ہی۔ بلکہ یہ امر تسلیم کرلینے کے قابل ہی کہ جو ترقی اور تہذیب آج ہی۔ وہ چند صدیون مین پہلے نہ تھی۔ اور جو اُسوقت تھی وہ اُس سے پہلی صدیون مین عام طور سے نہ تھی۔ اور نظام قدرت جسکو دنیا بھر تسلیم کرتی ہی وہ در اصل اُسی چیز کا نام ہی۔ جو ہر وقت مین طبائع انسانی کے موافق اسباب پیدا کرتی رہے۔ تو تغیرات مذاہب مخالف نظام قدرت نہین۔ بلکہ وہ عین نظام الٰہی ہی۔ یہ امر ضروری ہی۔ کہ صفات باریتعالی قدیم اور ازلی ابدی ہین لیکن جب اُنکا تعلق شئی حادث کے ساتھ ہوتا ہی۔ تو یہ تعلق مثل اپنے متعلق کے حادث ہی ہوتا ہی۔ اور یہ بات غور کرنیوالون کے نزدیک بالکل بدیہی ہی۔ اور روزمرہ کا مشاہدہ اُسپر ہر وقت شاہد ہی۔ بہرحال نظام عالم کا خاص اقتضا یہی ہی۔ کہ ہر وقت انسانی طبیعتون کے موافق اسباب تمدن و سیاست پیدا ہوتے رہین۔ جو اصلاح مآل اور حال دونون کے موافق ہون۔ تو جن شخصون کے ذریعہ سے ایسے اسباب سوجھائے جاتے ہین۔ وہی نبی یا مرسل ہین۔ جو شخص فقط اصلاح حال کی کوشش کرے۔ اُسکو بھی اِس موقع سے کوئی تعلق نہین۔ جیسا کہ ہم اُس شخص کو خارج سمجھتے ہین۔ جو فقط اصلاح مآل ہی کیطرف متوجہ ہو۔ اور حال سے واسطہ نہ رکھے۔ کیونکہ یہ دونون صورتین برہمی نظام کی باعث اور خلاف منشاء قدرت ہین۔ نبی یا رسول ہم اُسکو کہینگے جو دینی اور دنیاوی دونون حالتون کا مصلح ہو۔ انبیاء و مرسلین کی تعداد احاطۂ شمار سے خارج ہی لیکن احادیث نبوی سے معلوم ہوتا ہی۔ کہ مشہور نبی اور مرسل ایک لاکھ چوبیس ہزار* گذرے ہین۔ تین سو تیرہ مرسل ہین۔ باقی نبی ہین۔ لیکن ہماری معلومات اِسوجہ سے محدود ہی کہ اُن آسمانی کتابون مین جو ہمارے زمانے تک موجود ہین فقط اُنھین انبیاء و مرسلین کا ذکر ہی۔ جو کنعایت درجہ جلیل القدر اور عالی مرتبت تھے۔ اسواسطے ہم اگر کچھ حال بتلاسکتے ہین۔ تو اُنھین لوگون کا بتا سکتے ہین جنکا تذکرہ آسمانی کتابون مین ہی۔ اور وہ اکتیس بزرگ ہین جنمین سے بعضون کے حالات تفصیل سے مذکور ہین اور بعضون کے اجمالی طور سے۔ مگر تاہم اِس مختصر رسالہ مین سب کے ضروری حالات بطور اختصار کے لکھتے ہین۔ ۱۲ اسمٰعیل قریشی۔

* غور سے مگر اصطلاحی مقصود نہین ۱۲ مؤلف

لوگون کو طلب علم کی ترغیب دیکر بہتون کو طالب علم بنا دیا۔ گھوڑے پر سوار ہونا سب سے پہلے اِن ہی نے بتایا۔

سو یہ ان شباہ مصر نے ایک گنبد دو ہزمان،، مصر مین اِن ہی کے اشارہ سے بنوایا تھا کہ طوفان نوح سے حفاظت ہو۔ کیونکہ آپ نے طوفان نوح کی پہلے ہی سے خبر دیدی تھی۔ یہ گنبد ابتک اہرام مصری کے نام سے مشہور ہی۔

انھون نے اپنی قوم کو ۷۲ طریقے سے ہدایت کی۔

بعض لوگ اہرام مصری کا بانی ان ہی کو بتاتے ہین۔ اور بعض ہرمس حکیم کو بتاتے ہین۔

انھون نے بہت سی کتابین تصنیف کین۔ لیکن وہ بھی طوفان نوح مین ضائع ہوگئین۔ کہتے ہین کہ جبرئیل نے اِس خیال سے غرق کردین۔ کہ اسرار الٰہی عام نہونے پائین۔ مگر ایسا نہین ہی کیونکہ بخیل نہین ہے اصل یہی ہو۔ کہ وہ طوفان نوح مین ضائع ہوئین۔ انکی عمر ۳۶۵ سال کی تھی۔ مشہور ہی کہ انھون نے ۷۰ سال تک کچھ نہ کھایا اور نہ سوئے۔ یہانتک کہ روح مجرد اور عقل محض ہو کر رہ گئے اور اللہ تعالیٰ نے اُنکو زندہ آسمان پر بلا لیا۔ اور یہ واقعہ ۲۹ رمضان ۹۸۷ھ مین قبل طوفان نوح ہوا۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ وہ اپنی موت سے مرے۔

عقد ثمین مین لکھا ہی۔ کہ ادریس کے باپ الیارد کے زمانے مین۔ چار شخص وَدّ سُوَاع۔ یَغُوث یَعُوق۔ نَسۡر بہت صالح اور نیکبخت تھے اتفاق سے ایک ہی مہینے مین اِن پانچون کا انتقال ہوگیا۔ اِنکے عزیز و اقربا کو بہت رنج تھا۔ بنی قابیل مین سے ایک شخص نے اُنسے کہا کہ تم اسقدر رنج نہ کرو۔ مین تمھارے لیے مٹی کے پتلے انھین کے ہمصورت ایسے بنا دونگا۔ کہ فقط اُنمین جان پڑنے کی کسر رہجائے گی۔ اُن پتلون کو دیکھکر تم اپنے دل کو تسکین دیتے رہنا۔ اُن لوگون نے اُس شخص کی بات کو قبول کرلیا۔ اِس شخص نے پانچ مورتین اُن پانچون شخصون کی ہمشکل بنا کے ایک مقام پر کھڑی کردین۔ اُن لوگون نے بطور یادگار کے اُن مورتون کو دیکھنا شروع کردیا۔ پھر تیسری پشت مین لوگون نے خیال کیا۔ کہ ہمارے باپ ان لوگون کی تعظیم

کرتے تھے۔ کوئی تعجب نہین۔ کہ یہ لوگ خدا کے سامنے ہمارے شفیع ہون اِس خیال سے ان لوگون نے تعظیم مین پہلوؤن سے بہت کچھ زیادتی کی۔ چوتھی پشت نے خود اُن ہی کو خالق سمجھ لیا۔ اور اِس طریقے سے اولاد آدم مین بت پرستی کی بنا پڑی۔ نوح نے اپنے زمانے مین اِن لوگون کو بہت کچھ سمجھایا۔ اور عذاب طوفان سے ڈرایا۔ لیکن کسی نے نہ مانا۔ جب طوفان آیا تو یہ بت بہتے ہوئے جدہ مین کسی مقام پر پہونچے۔ اور ختم طوفان کے بعد بالو کے نیچے دب گئے۔ اور ایک زمانے تک یہین وہ دفن رہے۔ عمرو ابن یحییٰ نے ایک اتفاقیہ طور سے اُنکو بالو مین سے نکالا۔ اور عرب کو انکی عبادت کی ترغیب دی۔ اور اُسیوقت سے عرب مین اُن بتون کی پرستش شروع ہوئی۔

## نوح علیہ السلام

ابن لمک یا لامک۔ بن متوشلخ۔ بن ادریسؑ۔ پیدایش آدمؑ سے ۱۱۰۰ سال بعد پیدا ہوئے انکا چہرہ ستوان تھا۔ سر کا طول معمول سے زیادہ تھا۔ آنکھین بڑی تھین۔ دونون بازو بھرے اور اُبھرے ہوئے تھے۔ رانین بھری ہوئین۔ اور خوبصورت تھین۔ ڈاڑھی لانبی۔ قد اُس زمانے کے متوسطین مین تھا ادریسؑ نبی کے بعد اول پیغمبر ہین۔ اور بڑے اولوالعزم پیغمبرون مین اُنکا شمار ہے۔ یہ پہلے شخص ہین جنھون نے دنیا مین لوگون کو شرک اور بت پرستی سے منع کیا۔ اور یہ پہلے نبی ہین جنکی شریعت نے شریعت آدم کو منسوخ کیا۔ کیونکہ شیثؑ اور ادریسؑ شریعت آدم ہی پر تھے۔ یہ پہلے نبی ہین۔ جنکی امت پر بسبب نافرمانی کے عذاب نازل ہوا۔

وہب ابن منبہ کا قول ہے۔ کہ نوح کی عمر ایک ہزار سال کے ہوئی۔ پچاس برس کی عمر سے قوم کو ہدایت شروع کی۔ اور ساڑھے نوسو برس تک ہدایت مین مصروف رہے۔ شداد کا قول ہے کہ نوحؑ کی عمر ایک ہزار چارسو اسی برس کی ہوئی۔ اور تین سو سال کے بعد درجۂ نبوت عطا ہوا نوح کی عمر سے ۶۰۰ سال گذر چکے تھے۔ اور ہبوط آدمؑ کو ۱۷۰۰ برس اور بقولی ۲۲۵۰ سال گذر چکے تھے جب کہ ۲۳۴۸ سال قبل صلیب عیسیٰ بسبب نافرمانی آل قابیل کے بموجب دعا

نوحؑ جناب باری سے طوفان آیا۔

مشہور ہی۔ کہ ایک لوہے یا پتھر کے تنور سے پانی نکلنا شروع ہوا تھا۔ یہانتک کہ دنیا کے بڑے بڑے پہاڑ اُسمین غرقاب ہوگئے۔ اور بعد طوفان نوحؑ ۳۵۰ سال تک زندہ رہے۔ ۱۰ رجب مطابق ماہ آب فارسی ماہ اگست انگریزی سے طوفان کا آغاز ہوا۔ اور مشہور ہی۔ کہ ۱۰ محرم سال آئندہ کو طوفان بالکل ختم ہوچکا تھا۔ لیکن یہ قول اُن قولون سے مخالف معلوم ہوتا ہی۔ جنمین یہ بیان کیا گیا ہی۔ کہ ۴۰ یا ۴۴ روز تک عالم غرقاب رہا۔ اور نوح کی کشتی ۱۵۰ برس تک پانی پر پھرتی رہی۔ کشتی ساج کی لکڑی سے نوحؑ اور اُسکے تین بیٹون سام حام یافث نے ایک اور دوسرے شخص کی مدد سے جبرئیلؑ کی تعلیم کے موافق بنائی تھی۔ اُسکے باہر اور اندر روغن قیر اور تار لگادیا گیا تھا۔ تاکہ پانی اُسمین نفوذ نہ کرنے پاوے۔ کشتی کا طول ۱۲۰۰ گز۔ اور عرض ۸۰۰ گز۔ اور زمین سے ۳۰۰ گز اونچی تھی۔ اس کشتی مین تلے اوپر تین طبقے بنائے گئے تھے۔ جب طوفان آیا۔ تو کشتی کا قیر پگھلنے لگا نوحؑ نے جناب باری سے دعا کی۔ خداوند تعالی نے دو اسم اپنے اسماے صفاتی مین سے نوحؑ کے دل مین القا کردیے جنکی برکت سے قیر پھر جم گیا۔ اور وہ دونون اسم یہ ہین۔ ،، اھیا۔ اشراھیا ،، توراۃ مین ہی۔ کہ یہی دونون اسم ابراہیم کو تعلیم کیے گئے تھے۔ جب وہ آگ مین پھینکے گئے تھے۔ جسکی برکت سے آگ اُنپر گلزار اور ٹھنڈھی ہوگئی۔

منقول ہی۔ کہ طوفان کے وقت دنیا مین بالکل تاریکی چھاگئی تھی جسکی وجہ سے دن اور رات کی تمیز نہین ہوسکتی تھی۔ دو مہرہ جناب باری سے اُنکو عنایت ہوئے تھے۔ ایک نورانی۔ اور دوسرا سیاہ اور ان دونون مہرون کو کشتی مین ایک دوسرے کے مقابلہ مین نصب کردیا تھا جنکے عکسون سے دن رات کی تمیز اور نماز کے وقتون کی شناخت ہوسکتی تھی۔ کیونکہ نوحؑ پر نماز فرض ہوئی تھی۔ چنانچہ نماز کے وقت سب سے پہلے نوحؑ ہی نے مقرر کیے۔ اور اُسی زمانے سے دن ۱۲ گھنٹے کا اور رات ۱۲ گھنٹے کی مقرر ہوئی نقل مین اختلاف ہی۔ بعض کہتے ہین۔ کہ طوفان کے وقت کشتی مین ۸۰ آدمی تھے اور بعض بتاتے ہین۔ کہ فقط نوحؑ اور اُسکے تین بیٹے۔ حام۔ سام۔ یافث۔ اور انکی بیویان۔ اور ایک

شخص اور۔ فقط یہی ۸۰ آدمی کشتی مین تھے۔ اور دنیا کے اکثر حیوانات کا ایک ایک جوڑا بھی نوحؑ نے کشتی مین اپنے ساتھ لے لیا تھا۔

کشتی کوفہ سے چلی۔ اور سات مرتبہ طواف خانہ کعبہ کا کرکے اقطار عالم مین سیر کرتی ہوئی بعد پانچ مہینے کے دیار غرب مین کوہ جودی پر ٹھہری۔ یہ مقام جزیرۂ سوق ثمانین کے نام سے مشہور ہی۔ جو موصل کے قریب ہی۔ کہتے ہین۔ کہ یہ مقام نوحؑ ہی کا آباد کیا ہوا ہی۔

کیونکہ طوفان کے ختم ہونیکے بعد کشتی مین جو اسی آدمی تھے۔ اُنھون نے اسی مقام کو بطور ایک گانون کے آباد کیا تھا۔ اور یہی وجہ اُسکے سوق الثمانین (اسی آدمیون کا بازار) کے نام سے مشہور ہونیکی بھی ہی۔ محرم کی بیسوین تاریخ کو یہ کشتی کوہ جودی پر ٹھہری تھی۔

اس طوفان مین کل دنیا غرق ہو گئی تھی۔ دنیا کے بڑے بڑے پہاڑ اِس طوفان مین غرق ہو گئے تھے۔ اور وہ پانچ بت جنکا ذکر تم اوپر پڑھ چکے ہو۔ اور جنکی پرستش سے نوحؑ اولاد قابیل کو منع کرتے تھے۔ وہ بھی اِسی طوفان مین غرق ہو گئے۔ اور جدہ کے قریب بعد کو طوفان کے ایک ریتیلی زمین مین مٹی کوڑے کے نیچے دب گئے۔

طوفان کا ذکر اکثر قومون مین پایا جاتا ہی۔ بابل والے کہتے ہین۔ کہ ایک عام طوفان آیا تھا جسمین سوائے ایک شخص اور اُسکے خاندان کے باقی سارا عالم ڈوب گیا تھا۔

اہل یونان کی روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک بڑے بھاری طوفان مین سوائے ایک شخص اور اُسکی بیوی کے کوئی زندہ نہ بچا تھا۔

ہندؤن کے شاستر مین بھی لکھا ہی۔ کہ ساری دنیا پانی مین ڈوب گئی۔ مگر راجہ ستیا۔ برت سات رشیون سمیت ناؤ مین سوار ہوکر بچ رہا۔

یورپین سیاحون کی تحقیقات سے بھی اِس واقعہ کی اصلیت معلوم ہوتی ہی۔ کیونکہ نباتات اور حیوانات کی اکثر ایسی قسمین دریافت ہوئی ہین۔ جنکا اب کہین وجود بھی نہین اور پانی کے اثر سے وہ پتھر ہو گئی ہین۔

ہمالہ کے پہاڑون مین اکثرا یسے مقامات پر جو سطح سمندر سے سترہ ہزار فٹ بلند ہین۔ بہت کثرت سے سمندری سیپ لیگئے ہین جس سے معلوم ہوتا ہی۔ کہ زمانۂ قدیم مین کسی وقت ساری زمین غرقاب ہو گئی تھی۔ اور پہاڑون کے اوپر تک پانی آگیا تھا۔

انگریزی مورخون کے حساب سے سولہ سو چھپن برس بعد پیدایش آدمؑ کے طوفان آیا تھا۔ اور عربی مورخ دو ہزار دو سو چھپن برس بعد پیدایش آدمؑ طوفان نوحؑ کی مدت بتاتے ہین۔ اور بعض ہبوط آدمؑ کے ۲۲۵۰ برس بعد طوفان نوحؑ کا آنا بتاتے ہین۔

ایک انگریزی مورخ کا قول ہی۔ کہ نوحؑ کی اولاد میسو پوطامیہ (فرات) اور دجلہ کے دوآبے مین آباد تھی جسکو فی الحال دیار بکر اور الجزیرہ کہتے ہین۔

منتخب التواریخ مین ہی۔ کہ ایک نانبائی کے تنور سے پانی نکلنا شروع ہوا تھا جبکہ ۱۲ درجہ برج دلو کا طالع تھا۔ صغروش نامے بادشاہ طوفان کے خوف سے بھاگا۔ اور کنعان پسر نوحؑ اور دوسرے مشرکین جو ملت نوحؑ کے مخالف تھے۔ ان سب نے کشتی مین بیٹھنے سے انکار کیا۔ مغضوب معتوب ہوئے۔ پانی پہاڑون سے چالیس گز اونچا گذر گیا تھا۔

نقل ہی۔ کہ جب کشتی کو پانی پر تیرتے تیرتے ایک مدت ہو گئی۔ اور کہین خشکی کی صورت نہ دکھائی دی اُسوقت حضرت نوحؑ نے پہلے کوے کو زمین کی خبر دریافت کرنیکو بھیجا۔ لیکن وہ واپس نہ آیا۔ پھر کبوتر بکر اُڑایا۔ تو وہ تھوڑی خاک اپنی چونچ مین لایا جس سے معلوم ہوا۔ کہ زمین کھلنے لگی ہی۔ عاشورہ محرم کو کشتی کوہ جودی پر ٹھہرائی۔ اور لوگ نیچے اُترے۔ اور قریہ شوق الثمانین آباد کیا۔ اہل کتاب مین یہ امر متفق ہی کہ نوحؑ کے تین بیٹون حام۔ سام۔ یافث سے دنیا کی کل نسلین پیدا ہوئی ہین۔ یہان ظاہری ایک شبہ ہوسکتا ہی۔ کہ اُس روایت سے جسمین کہ اسّی آدمی کشتی سوار بتائے گئے ہین۔ یہ بات معلوم نہین ہوتی۔ کہ کل نسلین نوحؑ کے تینون بیٹون ہی پر ختم ہو گئی ہون بلکہ ممکن ہی کہ اِنکے علاوہ اکثر دنیا کی نسلین اُن لوگون سے بھی ہون۔ جو ان تینون کے علاوہ تھے۔

لیکن ہم اُسکا یہ جواب دے سکتے ہین۔ کہ حام۔ سام۔ یافث کے علاوہ جتنے لوگ کشتی مین تھے ممکن ہی۔ کہ وہ سب اِن ہی تینون کے بیٹے اور پوتے ہون۔ اور یہ بات قرین قیاس بھی ہی۔ کیونکہ ہم اوپر بتا چکے ہین۔ کہ جب طوفان آیا ہی۔ اُسوقت نوحؑ کی عمر چھہ سو سال سے متجاوز ہو چکی تھی تو ضرور ہی۔ کہ نوحؑ کے پوتے اور پرپوتے تک اُسوقت موجود ہونگے۔ گو تاریخی اشارات سے ایسا معلوم ہوتا ہی۔ کہ اِن تین بیٹون کے علاوہ اور بھی بیٹے تھے۔ چنانچہ بعض نے نوحؑ کے ایک بیٹے کا نام کنعان بھی بتایا ہی۔ جو شریعت نوحؑ سے مرتد تھا۔ مگر انساب کی اکثر کتابون سے معلوم ہوتا ہی۔ کہ وہ حام کا بیٹا تھا۔

بہرحال قیاس سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ جتنے آدمی کشتی مین تھے۔ وہ سب نوحؑ کی اولاد سے تھے۔ اور وہ بھی فقط حام۔ سام۔ یافث ہی سے۔

وہ مورخ جو کشتی مین آٹھ آدمیون کو بتاتے ہین۔ اُنکا قول مجمل ہی۔ مطلب اوس سے یہی ہی۔ کہ وہ لوگ جنپر اہل کشتی کا سلسلہ یافث اور اُسکی بیوی ختم ہوتا تھا۔ وہ فقط آٹھ ہی تھے۔ حام اور اُسکی بیوی۔ سام اور اُسکی بیوی۔ نوحؑ اور اُسکی بیوی۔

اب تمکو معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ کشتی مین جتنے آدمی تھے۔ وہ سب نوحؑ کی تینون بیٹون ہی کی اولاد مین سے تھے۔ پس اب یہ بات مان لینا پڑیگی۔ کہ کل دنیا کی نسلین نوحؑ کے تینون بیٹون حام۔ سام یافث ہی پر ختم ہوتی ہین۔

ہم تمھین یہ بھی بتا چکے ہین۔ کہ ہندوون کے دھرم شاستر مین طوفان نوح کا ذکر موجود ہی۔ اگر اسمین بھی شبہ کیا جائے۔ تو انگریزون کی نئی تحقیقات کو ہم شاہد ٹھہرائین گے۔ جس سے معلوم ہوا ہی۔ کہ ہمالہ کے بعض ایسی چوٹیون پر جو سطح سمندر سے سترہ ہزار فٹ اونچی ہین۔ کثرت سے دریائی سیپ پائی گئی ہی۔ جس سے معلوم ہوتا ہی۔ کہ کسی زمانے مین بہت سخت طوفان آیا تھا۔ جسمین تمام جہان غرق ہوگیا تھا۔ جب ہمالہ کے اتنی اونچی چوٹیون پر پانی آگیا تھا۔ تو ہندوستان جسمین کہ خود ہمالہ واقع ہی۔ اُسمین طوفان نہ آنا۔ یہ بات ذی عقل کے ماننے کی تو ہے

نہین - عجائب پرست اور اوہام پرستون ہی کے یقین کی قابل ہی-
پس ہند کے قدیم باشندون کو معلوم ہونا چاہیے - کہ ہندوستان کی قدیم آبادی جسکا زمانہ جنگ مہابھارت سے قریب ہی قریب ہی - طوفان نوحؑ تک ختم ہو جاتی ہی - اور پھر اُسکے بعد سے نوحؑ کی نسل چلتی ہی جسمین کہ اہل ہند بھی شریک ہین -
ہم قوم ہنود کو یہ بھی یاد دلاتے ہین - کہ اُنکو اُسوقت پر خیال کرنا چاہیے - جبکہ مہابھارت کے بعد سری کرشن مہاراج نے جنگ سے بچے ہوئے لوگون کو ہمالہ کے برف مین گلکر مر جانیکا حکم دیا ہی - ہم جہانتک خیال کرتے ہین - طوفان نوحؑ کا وہی وقت معلوم ہوتا ہی - سری کرشن جی نے برف مین گلجانے کا حکم نہین دیا تھا - بلکہ طوفان سے جان بچانے کا حکم دیا تھا - مگر قضا و قدر نے تو کچھ اور ہی مقدر کر رکھا تھا - دراصل وہ خود برف مین گھس کے مرنے نہین گئے تھے بلکہ اپنی جان بچانے گئے تھے - کہ خدا کے ناگہانی قہر نے اپنی درگاہ سے بھاگے ہوون کو اُچک لیا اور طوفان مین وے غرق ہو گئے - یہ غلط ہی - کہ ان لوگون کے مرنے کے بعد بھی اہل ہند کا اکثر حصہ زندہ رہا - یہ قول فقط طوفان نوحؑ سے انکار کرنے کو گڑھا گیا ہی -
ہمنے جو کچھ کہ اپنی کتاب تاریخ آدم مین لکھا ہی - وہ فقط ایک قول کی نقل ہی - اُس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے - کہ وہ ہمارا عام یا ذاتی اعتقاد ہی -
مؤرخین لکھتے چلے آئے ہین - کہ اولاد سام اُنیس زبانین جانتی تھی - اور حام کی اولاد سترہ زبانین - اور یافث کی اولاد چھتیس زبانین - مگر مجکو یہ امر بعید از قیاس معلوم ہوتا ہی - نہ اس وجہ سے کہ ان زبانون پر حاوی ہونا غیر ممکن ہی - بلکہ فقط اس وجہ سے کہ وہ زمانہ ترقی کے اُس پائے پر نہ پہونچا تھا - کہ جسمین اتنی زبانین رائج ہو جاتین - اور محدود لوگون مین اتنی زبانون کا خود بخود پیدا ہو جانا جبکہ اُنمین شان نبوت نہین - بالکل بعید ہی -
بلکہ قرین قیاس یہ امر ہی - کہ اولاد سام مین اُنیس زبانین بعد کو رائج ہوئین - اور حام کی اولاد مین سترہ زبانین اور یافث کی اولاد مین چھتیس زبانین بعد مین جاری ہوئین - اور یہ اجرا اُسی وقت

ہوا جبکہ وہ متفرق مقامون مین پراگندہ ہوگئے۔ طوفان نوح تک سب کی زبان سریانی تھی۔ بلکہ مورخین کی تصریح سے معلوم ہوتا ہی۔ کہ فالغ ابن عابر۔ بن شالخ۔ بن ارفخشد۔ بن سام کیوقت سے زبانون مین تفریق پیدا ہوئی۔ اور بعض کے نزدیک ارغو۔ بن فالغ کے وقت سے تفریق ہوئی۔ جسکی وجہ ابو عیسیٰ نے یہ لکھی ہی۔ کہ طوفان کے بعد جب نوح کی اولاد بہت کثرت سے پھیلی اور وہ بھی ایک ہی مقام پر آباد تھے۔ تو اُن سبکو رہنا سہنا دشوار ہوگیا۔ اور مکانون کیواسطے لڑنے کٹنے لگے۔ اور اُنھون نے یہ راے قائم کی۔ کہ ایک قلعہ ایسا بلند بنانا چاہیے۔ کہ دوسری دفعہ اگر طوفان آوے۔ تو ہم اُسین بیٹھکر محفوظ رہین گے۔ جب رات کو وہ سوکر صبح کو اُٹھے۔ تو انکی زبانین ایسی بدل گئین تھین۔ کہ ایک دوسرے کی بولی سمجھ نہ سکتا تھا۔ تب مجبور ہوکر وہ سب ایک ایک طرف کو نکل کھڑے ہوے۔ اور اُسوقت طوفان نوحؑ سے ۷۰۰ سال گذر چکے تھے۔ اسوقت نوح کی اولاد بہتر قومون مین تقسیم ہوگئی تھی جنمین سے ہر ایک کی زبان جداگانہ تھی۔ نوحؑ کے بیٹون مین سب سے بڑا بیٹا یافث تھا۔ اسکا پوتا ترک بن کومر بن یافث۔ یا بن طراش بن یافث تاتار کی جانب گیا۔ اور ترکی اور روسی اور قبچاق اور تاتاری اور خزلجی۔ اور غوری۔ اور سلجوقی ہیطلی۔ اور ترکش۔ اور ادکش۔ اور مغل۔ اور قاچار یہ سب ترک کی اولاد مین ہین جو مختلف مقامون مین آباد ہوگئے اور ابتک اُنکی اولاد مختلف مقامون پر آباد ہی۔ یافث کے دوسرے بیٹون سے چینی اور فرنگی اور خزر۔ اور دیلم۔ اور رومی اور یونانی وغیرہ ہین۔ سام کی اولاد مین جزائر موصل کے قدیم باشندے۔ اور ایران اور کردی۔ اور سوریا اور عمالقہ اور کل قبائل عرب ہین۔

حام کے بیٹے مصر نے اپنے نام پر مصر آباد کیا۔ یہ شہر اس سے پہلے بھی آباد تھا۔ لیکن کسی دوسرے نام سے مصر کا دوسرا نام مصرایم بھی ہی۔ حام کے چار بیٹے مصرایم۔ کنعان۔ کوش۔ قوط۔ اور بعض کے نزدیک اس سے زائد ہین حبشی کوش بن حام کی اولاد سے اور نوبی اور زنگی کنعان بن حام کی اولاد سے اور ہندی داران برعما بن کوش کی اولاد سے۔ اور سندی شبا بن رعما بن کوش بن حام کی اولاد سے اور قبطی بعض کے نزدیک قوط بن حام کی اولاد سے ہین

حام نوحؑ کے بیٹون مین سب سے چھوٹے تھے۔ طوفان نوحؑ کے بعد سب سے پہلا قلعہ دنیا مین قلعہ شمیران ہی۔ جو ہرات مین بنایا گیا تھا۔ اور بعد طوفان کے ملوک سریانیہ مین سے پہلا بادشاہ سوسان نامے ہوا ہی۔

نوحؑ نے ایک ہزار سال یا ایک ہزار چارسو اسی سال زندہ رہکر عالم جاودانی کو کوچ فرمایا۔ انکی قبر مسجد کحلہ مین اور بعض کے نزدیک شہر کرک مین جبل لبنان کے کسی دامن مین۔ یا کوہ سرنج مین ہی ان اولوالعزم پیغمبر نے بہ نسبت اور پیغمبرون کے دنیاوی عمر کا حصہ زیادہ پایا اور ساڑھے نوسو برس تک ہدایت قوم مین مصروف رہے۔

## ہود علیہ السلام

بیٹے شالخ بن ارفخشد بن سام کے ہین۔ انکا دوسرا نام عبرانی زبان مین عابر ہی۔ اور اہل عراق انھین عیلبر کہتے ہین۔ خیال ہی۔ کہ زبان عبرانی مین سب سے پہلے انھین نے کلام کیا۔ گو اس قلعہ والے مشورہ مین یہ شریک نہ تھے جسکی وجہ سے زبانون مین تغیر ہوا۔ لیکن تاہم نظام خداوندی نے انکی اصلی زبان یعنے سریانی مین تغیر کیا شریعت نوحؑ پر یہی تھے۔ اور اُنکی شریعت کو تازہ اور مضبوط کرنے کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔ قوم نے اِنکے ارشادات پر کان نہ دھرا۔ بددعا کی۔ جسکی وجہ سے سات برس تک قحط رہا۔ اور آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برسا۔ قوم نقیل وغیرہ نے الحاح وزاری سے طلب باران کی التجا کی۔ آپ نے ستر آدمیون کو مکۂ معظمہ مین بھیجا۔ تاکہ بارش کے واسطے دعا کرین۔ اُسوقت مکہ مین ایک جماعت قوم عمالقہ مین سے رہتی تھی۔ اور اُنکا سردار معاویہ بن بکر تھا۔ یہ ستر آدمی معاویہ کے یہان جاکر فروکش ہوے اور ایک مہینے تک عیش پرستی مین مصروف رہے ایک مہینے کے بعد مکہ کے ایک میدان مین جاکر بارش کی دعا کی لیکن اُنکے دل وحدانیت کیطرف رجوع نہ تھے۔ یہ ظاہری رفع الوقتی تھی۔ علام الغیوب مکارون کے سوکے کو سمجھتا تھا تین ٹکڑے ابر کے نمودار ہوے۔ ایک سرخ دوسرا سپید تیسرا سیاہ۔ منادی نے ندا کی۔ کہ ان تینون ٹکڑون مین سے کسی کو اختیار کرلو۔ قوم نے سمجھا۔ کہ سرخ ٹکڑا کسی بلا کا معلوم ہوتا ہی اور سفید ٹکڑا آندھی کا معلوم ہوتا ہی مگر سیاہ ٹکڑا پانی

کا ہی۔ سب نے بالاتفاق اسی کو پسند کیا۔ پیغمبر ہودؑ خدا کے وعدے سے مطلع تھے وہ مع
چار ہزار اہل ایمان کے عین السبع کے درون مین چلے گئے۔ اور آندھی آنا شروع ہوئی
اور اس زور سے کہ پتھر سے پتھر ٹکرا کے چکنا چور ہو گئے۔ ہودؑ جب قوم عاد کو سمجھاتے تھے۔
اور آندھی کے عذاب سے ڈراتے تھے۔ تو عاد اپنے قد و قامت اور زور بازو کے گھمنڈ پر
اکڑتے تھے۔ کہ آندھی ہمارا کیا کریگی۔ اپنی قوت کی وجہ سے ہم زمین سے اُبھر تو سکین ہی گے
نہین۔ یا اسوقت اُسی قوم عاد کی یہ حالت تھی۔ کہ پہاڑون کیطرف جان چھپاتے بھاگتے تھے
اور پہاڑ کے بڑے بڑے پتھر اُڑ کے اِنکے سرون کو پاش پاش کرتے تھے۔ اور ہوا انکے جسم کو
اُڑا کر پہاڑ سے ٹکرا دیتی تھی۔ سچ ہی خدا ہر قوم کو اُسکی نافرمانی کے بعد نہین چھوڑتا۔ کوئی نہ کوئی
عذاب اُنپر مسلط کر ہی دیتا ہی۔ یہ واقعہ تین ہزار چالیس سال ہبوط آدم کے بعد ہوا تھا۔ یہ عذاب
آندھی کا آٹھ دن اور سات شب رہا۔

مشہور ہی کہ ایک شخص لقمان نامے انکے وقت مین تھا جسکی عمر بوجہ دعاے حضرت ہود علیہ السلام
بقدر سات کرگس کے بحساب فی کرگس اسی سال یعنے کل ۵۶۰ سال کی ہوگئی تھی۔ قرمانی نے
اپنی تاریخ مین لکھا ہی۔ کہ ہود اولاد آدمؑ مین سے حضرت آدم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھے
رنگ اُنکا گندمی۔ بدن پر بال بہت خوبصورت تھے۔ وہ اپنی زندگی تجارت کے ذریعہ سے بسر
کرتے تھے۔ وہ ایکسو چونتیس سال اور بعض کے نزدیک چارسو چونسٹھ سال زندہ رہے۔ انکی
قبر حضرموت مین ہی بعض کہتے ہین کہ جامع مسجد دمشق کے قریب ہی۔ عرب کے سب سے بڑے دو
فرقون عدنانی۔ قحطانی کا سلسلہ انھین پر ختم ہوتا ہی۔ عبرانی مذہب والے ہود ہی کی اولاد سے ہین
جب قوم عاد ہلاک ہو گئی۔ تو سیاہ پرندے بہت بڑے بڑے قدرتاً پیدا ہوے۔ اور اس مغضوب
قوم کی نعشون کو اُڑا کر سمندر کی طرف لیگئے۔ یہ ہوا ایسی سخت چلی تھی۔ کہ بڑے بڑے درختون کو
جڑ سے اُکھاڑ کے پھینکدیتی تھی۔ اور مکان گر جاتے تھے۔ جس سے مکان والے دب کے
مرجاتے تھے۔

## صالح علیہ السلام

ایک فرقہ جو ثمود عاد ثانی یعنی امت ہوؔد کے بعد گذرا ہی۔ یہ لوگ ثمود بن جاثر۔ بن ارم۔ بن سام بن نوح کی نسل سے تھے۔ اور حجاز اور شام کے وسط مین رہتے تھے۔ جب اِن لوگون کی نافرمانی زیادہ ہونے لگی۔ تو نظام قدرت اِنکی اصلاح کیطرف متوجہ ہوا۔ اور حضرت صالح بن عبید بن اسعف بن ماشج بن عبید بن جاور۔ بن ثمود کو نبی کرکے بھیجا۔ اور بعضے اسعف کو کماشج بن اروم۔ بن ثمود کا بیٹا بتاتے ہین صالحؑ نے قوم ثمود کو توحید کی ہدایت کے۔ اور بتایا۔ کہ بجز خدا کے کسی دوسرے کی عبادت نہ کرو۔ قوم نے کہا صالح۔ تو ایسا نیکبخت تھا۔ کہ تجھ سے ہمین بہت کچھ امیدین پڑتی تھین کہ تو ہمارے مذہب کو ترقی دیگا۔ لیکن تو اُسکے برخلاف ہمکو بت پرستی سے منع کرتا ہی۔

قوم ثمود بڑی زورآور قوم تھی۔ اُنمین سے ہر ایک شخص بڑی بڑی عمر والا ہوتا تھا۔ یہانتک کہ اُنمین سے جو لوگ پتھر کے مکان بناتے تھے۔ وہ مکانات بوسیدہ ہوکر منہدم بھی ہوجاتے لیکن اُسکا بانی ویسا ہی بھلا چنگا موجود رہتا۔ جب اُنھون نے اپنی عمرین اسقدر زیادہ دیکھین اور اُنکے بنائے ہوئے مکانون نے اُنکی عمر تک وفا نہ کی۔ تو اُنھون نے فخریہ پہاڑون کو کھود کھود کر مکان بنانا شروع کیے۔

یہ لوگ اپنی قوت اور اپنے جتھے کے سامنے کسی کی پروا نہ کرتے تھے۔ خدا کو بھول بیٹھے تھے حضرت صالحؑ نے بہت دنون تک اُنکو سمجھایا۔ مگر تھوڑے غریبون کے سوا اُنکا کہنا کسی نے بھی نہ مانا۔ تب صالحؑ نے اُنکو عذاب سے ڈرانا شروع کیا۔ ثمود نے کہا۔ کہ ہماری عید کے دن تم ہمارے ساتھ چلو۔ ہم جب اپنے بتون کو لے کر نکلین۔ اُسوقت تم اپنے خدا کو پکارو اور ہم اپنے معبودون کو پکارین۔ اگر تمھارا خدا تمھاری بات سن لے۔ تو پھر ہم تمھارا کہنا مانین گے۔ اور اگر ہمارے معبود ہمارا کہنا سن لین۔ تو تم ہمارے طریقہ پر چلنا۔ بات کو پورا کرنے کے لیے صالح اِسپر بھی راضی ہوگئے۔ چنانچہ وعدہ کے موافق وہ لوگ عید کے دن اپنے بتون کو لے کر نکلے۔ اور جب ایک بڑی بھاری پتھر کی پہاڑی کے قریب پہونچے

اُنکے سرداروں نے صالحؑ سے کہا۔کہ اِس اکیلی چٹان سے ہمین ایک ایسی اُونٹنی نکالدو۔جو نکلتے ہی دس مہینے کا بچہ دیوے۔صالحؑ نے اُس پتھر کے پاس جاکے نماز پڑھی۔اور خدا سے دعا مانگی۔اِدھر ثمود اپنے بتون کی طرف متوجہ ہوئے۔اور اُنسے کہنے لگے۔کہ صالح کی دعا قبول نہونے پاوے ابھی دعا سے فارغ نہین ہوئے تھے کہ وہ چٹان ہلنے لگی۔اور پھٹ جانے کے بعد اُسمین سے ایک اونٹنی نکلی۔جو قوم کی خواہش کے موافق اونچی اور لنبی تھی۔اور نکلتے ہی اُسنے بچہ دیا۔صالحؑ کے اِس معجزے سے قوم کا سردار جندع بن عمرو اور اُسکے تھوڑے سے ساتھی ایمان لے آئے۔ان لوگون کے پانی پینے کا چشمہ ایک ہی تھا۔اور اُونٹنی پانی اسقدر پیتی تھی۔کہ چشمہ بالکل خشک ہوجایا کرتا تھا۔اسلئے یہ قرار پائی۔کہ ایک دن اُس چشمہ سے اُونٹنی پانی پی لیا کرے اور دوسرے دن یہ لوگ اپنی دو دن کی ضرورت بھر کا پانی چشمہ سے لیلیا کرین مگر صالحؑ نے قوم سے اقرار لیلیا تھا۔کہ اس اُونٹنی کو وہ مار نہ ڈالین۔ورنہ خدا کے عذاب اور قہر مین وے مبتلا ہوجائینگے۔اُونٹنی کو جس شخص نے قتل کیا تھا۔اُسکا نام قدار تھا۔حضرت صالحؑ نے اِسکی پیدائش سے پہلے ہی لوگون کو خبر کردی تھی۔کہ ایک لڑکا اس وضع قطع کا اُونٹنی کی کونچین کاٹ ڈالےگا۔

لوگ یہ خبر سنکر پریشان ہوے۔اور شہر مین جو بچہ پیدا ہوتا تھا۔دائیون کے ذریعہ سے اُسکا حلیہ دریافت کرتے تھے۔جب قدار پیدا ہوا تو دائیون نے شور مچایا۔کہ یہی لڑکا ہی جسکی خبر صالحؑ نبی نے دی ہی۔کہ وہ اونٹنی کو قتل کریگا۔اسکو جلدی سے قتل کرڈالو۔لیکن اُسکے وارثون نے بڑی کوشش سے بچہ کی جان بچائی۔جب یہ لڑکا ہوشیار ہوا۔تو اُسکے یہان مجلس ہوئی۔جسمین لوگون نے شراب پی۔لیکن وہ دن ناقہ کے پانی پینے کا تھا۔اِسوجہ سے اُنکو اتنا پانی نہ ملا۔کہ جسکو یہ شراب مین ملاکر بخوبی پی سکتے۔اہل مجلس نے صلاح کی۔کہ چلو اِس ناقہ کو قتل کرکے چشمہ سے پانی لے آدین۔اور یہ روز روز کی تکلیف جاتی رہے اِس صلاح کے بعد قدار نے جاکر ناقہ کو قتل کیا۔

دوسری روایت یہ ہے۔ کہ قوم ثمود مین دو عورتین تھین۔ایک کا نام قطام اور دوسری کا قبال تھا قدار قطام سے محبت کرتا تھا۔ اور مصدع قبال سے محبت کرتا تھا۔ایک رات وہ دونون قدار اور مصدع سے بولین۔کہ ہم تمسے اُسوقت تک نہ بولینگے۔جبتک کہ تم اُونٹنی کو مار نہ ڈالو کیونکہ اُسکی وجہ سے ہمکو پانی کی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ان دونون نے اسکو قبول کر لیا۔اور اپنے ساتھ چند آدمیون کو لیکر چلے۔قدار نے پہلے اپنے ساتھیون کو باری باری سے ناقہ کے قتل کیواسطے بھیجا۔جبکہ وہ اپنی حوض پر کھڑی پانی پی رہی تھی مگر وے سب ڈر کے چلے آئے۔بالآخر قدار نے خود جاکر اُسکی کونچین کاٹ ڈالین۔اور اُونٹنی زمین پر گر کے تڑپنے لگی۔جب وہ قتل کی گئی چہارشنبہ کا دن تھا۔اور یکشنبہ کو وہ ہلاک ہوئی۔غرضکہ جب اُونٹنی مر گئی۔تو انھین مین سے ایک شخص نے صالحؑ کو خبر کی۔کہ اُنکا ناقہ قتل کر دیا گیا۔اور سب مل کے عذر کرنے لگے۔کہ فلان شخص کی خطا ہے۔ہمارا کوئی قصور نہین۔صالح نے کہا۔اچھا اُسکے بچہ ہی کو ڈھونڈھ لاؤ۔تو شاید اللہ تعالے عذاب سے تمھین بچا وے۔اسلیے وہ اُسے ڈھونڈھنے نکلے۔مگر وہ کسی کو نہ ملا۔کیونکہ اُسنے جب اپنی مان کو مرتے دیکھا۔تو وہ بھاگ کر ایک پہاڑی پر غائب ہوگیا۔جسکا نام قارہ تھا۔

جب صالحؑ اپنی مسجد سے بستی مین آئے۔اور کوہ قارہ کیطرف ہوکر گذرے۔تو بچہ اُنکو دیکھکر اُنکے پاس آیا اور رونے لگا۔یہانتک کہ اُسکی آنکھون سے آنسو نکلنے لگے۔اور اُسکے بعد اُسنے تین آوازین دین اور پھر پہاڑی پر جاکے غائب ہوگیا صالحؑ نے کہا کہ اِس بچہ کی ہر آواز ایک دن کی مہلت کی طرف اشارہ ہے تمکو تین دن کی مہلت دی گئی ہے۔اُسوقت تک اپنے گھرون مین چین سے بسر کرو۔پہلے دن کی صبح کو تمھارے منھ زرد بالکل زعفرانی ہو جائینگے اور دوسرے دن کی صبح کو چہرے سرخ۔اور تیسرے دن کی صبح کو بالکل سیاہ ہو جائینگے اور پھر مصیبت کا سامنا ہے خوب سمجھ لو۔کہ یہ وعدہ بالکل سچا ہے اسمین ذرا بھی جھوٹ نہین چنانچہ ایسا ہی ہوا۔کہ پہلے ہی دن کی صبح کو اُنکے چہرے زرد اور دوسری

صبح کو سرخ اور تیسری صبح کو بالکل سیاہ ہو گئے۔ اُسوقت اُنھون نے کفن پہن لیے۔ اور جو
خوشبوئین اُسوقت مردہ کیواسطے رائج نہین۔ وہ سب مل کے لیٹ رہے۔ اور آنکھون سے
آسمان اور زمین کیطرف دیکھنے لگے۔ کہ کس طرف سے عذاب آتا ہی۔ جب چوتھے دن کی صبح
ہوئی تو آسمان سے ایک مہیب آواز آئی جیسے بجلی کڑکتی ہو جسکے صدمے سے اُنکے دل پھٹ گئے
فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِھِمْ جٰاثِمِیْنَ (تو وہ اپنے گھرون مین بیٹھے کے بیٹھے رہگئے۔) اور قوم ثمود کا کوئی
مرد سوا ے صالح اور ایک اور شخص کے اور نہ بچا۔ جو حرم کعبہ مین تھا۔ جسکا نام ابو ثقیف تھا۔
اہل توریت قوم عاد اور ثمود سے اپنی ناواقفیت بیان کرتے ہین لیکن ہمکو اسکی کچھ بھی پروا نہین
کیونکہ عاد اور ثمود سے اہل عرب زمانہ جاہلیت مین اُسیقدر واقف تھے۔ جیسا کہ ابراہیم خلیل اللہ
سے۔ اور صالح کے حال سے اُنکی ناواقفیت کوئی تعجب خیز بات نہوگی۔ جبکہ وہ ابراہیم اور
ایسے ہی عیسیٰ پیغمبر کے حالات سے اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہین۔
جب آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ثمود کی بستی مین ہوا۔ تو آپ نے اپنے اصحاب
کو حکم دیا تھا کہ اُس بستی مین کوئی نہ جائے۔ اور نہ وہان کا پانی پیے۔ کیونکہ وہ مغضوب بستی
ہی۔ اور اُنھین وہ ٹیرھیان بھی دکھائے تھین۔ کہ جنپر سے اُونٹنی کا بچہ پہاڑ پر چڑھگیا تھا۔
اور وہ راستہ بھی دکھایا تھا۔ جس سے کہ اونٹنی آکر پانی پیا کرتی ہی۔
غرضکہ قوم کی بربادی کے بعد حضرت صالح شام کو چلے گئے۔ اور فلسطین مین رہنے لگے
پھر وہان سے مکہ چلے آئے اور وہین رہنے لگے۔ اور آخیر عمر تک عبادت خدا مین مصروف
رہے۔ عذاب ثمود ہبوط آدم سے ۱۲۱۳ سال بعد ہوا۔ اور صالح کی عمر کل اٹھاون برس کی
اور بیس سال تک اُنھون نے اپنی قوم کو نصیحت کی۔ اور مکہ معظمہ مین انتقال کیا۔ اور
حجر مین دفن ہوئے۔

## ابراہیم علیہ السلام

بن تارح (آزر) بن ناحور بن شاروخ بھی ارغو۔ بن فالغ بن عابر بن شالح بن قینان

ارفخشد بن سام بن نوح - نمرود مردود کے زمانے مین پیدا ہوئے - نجومیون نے خبر دی - کہ ایک
لڑکا تیرے دین کو نیست و نابود کریگا - اسواسطے اُس ظالم نے اُسی سال مین جسکی خبر کہ نجومیون
نے دی تھی کل حاملہ عورتون کے حمل گروادیے - مگر ابراہیم کی مان اسوجہ سے بچگئین - کہ اُنکے
حمل کی خبر کسیکو بھی معلوم نہوسکی - جب اُسکو دردزہ ہوا - تو ایک غار مین جاکر وہ لیٹی - اور
ابراہیم پیدا ہوا ہی - ١۵ برس تک وہ اُسی غار مین چھپے رہے - جب اُنکے مان باپ نے
وہان سے نکالا - تو چاند اور سورج کے طلوع اور غروب سے اُنھون نے خدا کی ذات کو پہچانا
اسکے بعد اُنھون نے قوم کو جو بت پرست تھی - ہدایت شروع کی نمرود بابل کے بادشاہ نے
اُسکو منجنیق مین رکھواکے آگ مین پھکوادیا - جبکہ ابراہیمؑ سولہ برس کی عمر مین تھے - اور وہ
چالیس دن تک آگ مین رہے - کیونکہ خدا نے آگ کو اُنپر گلزار اور ٹھنڈھا کردیا تھا اُنکی بیوی
ازبس حسین تھین - جنکا نام بی سارہ تھا اُنکو اپنے ہمراہ لیکر مصر مین تشریف لیگئے جبکہ طوطیس بادشاہ
جابر مصر کا حاکم تھا - اور منجملہ سات مشہور فرعونون مین وہ پہلا فرعون تھا - جو کہ فرعون ابراہیمی کہلاتا ہی
فرعون نے ابراہیمؑ کو اپنے روبرو بلاکر پوچھا - کہ یہ عورت تمھاری کون ہی - آپ نے جواب دیا
کہ مذہب کے اعتبار سے یہ میری بہن ہی - فرعون نے خوش ہوکر موافق اپنے معمول کے
حرام کاری کا ارادہ کیا - فوراً اُسکے ہاتھ اور پیر خشک ہوگئے اور وہ اپنے مقام سے حرکت
نہ کرسکا جب وہ اپنے ارادہ سے باز آیا تو پھر اُسکے اعضا کھل گئے - جس سے اُسکو سارہؓ
کی عصمت اور پارسائی کا یقین ہوگیا - اور اُسکی خدمت کے واسطے ایک لونڈی ہاجرہؓ نامی
دیکر ابراہیمؑ کو رخصت کردیا - اور وہ تینون ملک شام کی طرف روانہ ہوئے چونکہ بی سارہؓ
عقیمہ (بانجھ) تھین - اسواسطے اُنھون نے ہاجرہؓ کو حضرت ابراہیمؑ کی خدمت مین رہنے
کی اجازت دیدی - اور اُنکے بطن سے حضرت اسمعیلؑ پیدا ہوئے ابراہیمؑ نے فلسطین (نے رہلی)
قیام کیا - اور وہان ایک کنوان اور ایک مسجد بنائی - مگر وہان کے باشندون نے
حضرت ابراہیمؑ کو ستانا شروع کیا - تو وہ اُس مقام کو چھوڑکر چلدیے اسکے بعد کنوین

کا پانی خشک ہوگیا۔ اسواسطے وہان کے رہنے والے حضرت ابراہیمؑ کے پیچھے آئے اور
کہا کہ آپ لوٹ چلیے۔ مگر وہ نہ گئے۔ اور جب اُنھون نے بہت خوشامد کی۔ توسات بکریان
اُنھون نے اُن لوگون کو دین۔ اور کہا۔ کہ جب اِن بکریون کو کوئین پر لے جاؤگے۔ تو پانی
نکل آئے گا۔ تم اُس سے پینا۔ مگر کوئی حائضہ عورت اُسکا پانی ہاتھین نہ لے۔ وہ بکریان
لیکر چلے گئے۔ اور پانی نکل آیا۔ ایک مدت تک وہ لوگ پیتے رہے۔ ایک دن ایک حائضہ
عورت نے پانی ہاتھمین لیلیا جس سے وہ کنوان پھر خشک ہوگیا۔ اور اتبک ویسا ہی پڑا
ہی۔ حضرت ابراہیمؑ وہان سے چلکر املہ اور ایلیا کے درمیان مین ٹھہرے جسکا نام دد قسط
وقسط،، تھا جب ہاجرہؔ سے اسمٰعیل پیدا ہوئے۔ تو بی سائرہ کو بہت رنج ہوا۔ خدا نے اُنکو
بھی ایک لڑکا عطا کیا۔ جسکا نام اسحٰق رکھا گیا۔ اور اسوقت سارہؔ کی عمر ستر یا ۹۰ برس کی ہوچکی
تھی۔ اور حضرت ابراہیمؑ اُسوقت ایک سو برس کے ہوچکے تھے۔ مگر بی سارہ کو اب
ہاجرہ کا پاس رہنا ناگوار گذرتا تھا۔ اسواسطے حضرت ابراہیمؑ نے بحکم خداوندی ہاجرہ کو
مع اسمٰعیل کے مکہ پہونچادیا۔ اور ایک اُس میدان مین جہان نہ پانی تھا۔ نہ کسی قسم کی سبزی تھی
نہ کوئی دانہ تھا۔ غرضکہ ابراہیم ہاجرہ اور اسمٰعیل کو وہین چھوڑ کے سارہ کے پاس چلے گئے
اسمٰعیل جو بہت ہی خردسال تھے پیاس کی شدت سے اُنھون نے ہاتھ پیر مارنا شروع کیے
جس سے ایک چشمۂ زمزم نامے پیدا ہوگیا۔ اور ہاجرہ اور اُسکے بیٹے نے سیر ہوکر پانی
پیا۔ کچھ دنون کے بعد اصل عرب یعنے بنی جرہم جو کہین قریب ہی کسی قریہ مین آباد تھے
وہ بھی یہین آکر آباد ہوگئے۔ اور اسمٰعیلؑ نے اُنسے عربی سیکھی۔ اور بالغ ہونے کے بعد اُسی
قوم مین ایک عورت سے نکاح کرلیا۔ لیکن حضرت ابراہیم کے اشارات سے اُس عورت
کو چھوڑ کر دوسری سے شادی کرلی اور بی ہاجرہ کا اس زمانہ مین انتقال ہوچکا تھا۔ پھر
ابراہیمؑ کو کعبہ کے بنانے کا حکم ہوا۔ اور ابر سکینہ کے سائے کے بقدر اُنھون نے زمین
ناپ کر اسمٰعیل کے شرکت سے خانۂ کعبہ بنایا۔ اسمٰعیل پتھر اور گارا دیتے تھے۔ اور ابراہیمؑ

بناتے تھے۔ جب وہ اِس مقدس مکان کے بنانے سے فارغ ہوئے۔ تو وہ لوگ جنھون نے انکا دین قبول کر کے بابل ہی سے اِنکے ساتھ ہجرت کی تھی۔ اُنکو ابراہیم نے حج کے کل طریقے بتائے۔

پھر خدا نے ابراہیمؑ پر وحی کی۔ کہ وہ اپنے ایک بیٹے کی قربانی کرے۔ کیونکہ ابراہیمؑ نے دعا مانگی تھی۔ کہ جب میرے بچہ ہوگا تو مین اُسے فدیہ مین ذبح کرونگا۔ خدا نے وہ وعدہ یاد دلایا ابراہیمؑ اسحاق کو یا اسمٰعیل کو علے اختلاف الروایتین ذبح کرنے کے لیے لے گئے۔ مگر ناگاہ ایک دنبا۔ یا بارہ سنگھا اُسکے سامنے آگیا۔ اور پکارنے والے نے خبر دی کہ خدا نے تیری نذر قبول کی۔ اور اِس جانور کو ذبح کر۔ اسوقت سے قربانی مسنون ہوگئی۔

ابراہیمؑ ۲۱۸۲ سال قبل مسیح پیدا ہوئے تھے۔ اور ۱۹۹۷ سال قبل مسیح اُنھون نے وفات پائی۔ اور مزرع حرون یعنی قدس خلیل مین دفن کیے گئے۔

حلیہ اُنکا یہ ہی۔ سفید اور کشادہ پیشانی۔ فراخ ابرو۔ ناک اونچی۔ چہرہ پر نازکی اور بشاشت اور بدن سے بہت عمدہ خوشبو آتی تھی۔ اُنکی قوت سامعہ بہت زبردست تھی۔ کیونکہ وہ بہت دور کی گفتگو صاف سن لیتے تھے۔ اُنکی پیدایش شہر سوس ہے کی ہی جو سرزمین اہواز کے قریب ہی۔ سب سے پہلے بحکم خداوندی اُنھون نے اپنا خطنہ کیا۔ اُسوقت سے ختنہ مسنون ہوگیا۔ نمرود کے ہاتھ سے اُنھین بہت سی تکلیفین پہونچین۔ وہان سے ہجرت کر کے مصر گئے فرعون مصر کے ظلم نے اُنکو وہان سے بھی ہجرت کرنے پر مجبور کیا۔ اور وہ فلسطین آئے پھر وہان کے باشندون کے ظلم سے مجبور ہوکر وادی رملہ کے قریب آباد ہوے۔ خدا کے حکم کے پابند اور اُسکی دوستی مین راسخ تھے۔ اسواسطے خلیل اللہ مشہور ہوئے۔

## لوط علیہ السلام

یہ ہارون بن تارح کے بیٹے ہین۔ یعنے حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے۔ جب نمرود نے خلیل اللہ کو آگ مین پھکوایا۔ اور وہ وہان سے صحیح وسالم نکل آئے۔ تو اُسوقت ابراہیمؑ پر بہت سے لوگ

ایمان لائے تھے منجملہ اُنکے لوطؑ بھی تھے۔ اور یہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے ہمراہ بابل سے مصر کو
ہجرت کر گئے تھے اور پھر اُنھین کے ہمراہ فلسطین چلے آئے تھے۔ اور مقام سدوم مین رہنے لگے
تھے۔ چونکہ وہان کے لوگ بت پرستی اور فاحشات مین منہمک تھے۔ اسواسطے حضرت لوطؑ کو
اُنپر نبی کر کے بھیجا۔ اُس قوم کا کام یہ تھا۔ کہ وہ مسافرون کو پکڑلاتے تھے۔ اور اُنکا مال و اسباب
چھین لیتے تھے۔ اور اُنکے ساتھ لواطت (اغلام) کرتے تھے۔ اور جو شخص اُنکے پاس ہوکر گذرتا
تھا۔ اُسکے وہ پتھر مارتے تھے۔ اور اپنی مجلسون مین بیٹھکر بلا کسی شرم کے فخریہ گوز مارا کرتے
تھے۔ اور حضرت لوطؑ اُنکو منع کرتے تھے۔ کہ تمھاری ان حرکتون کو خدا نہین پسند کرتا ہی۔
انکو چھوڑ دو۔ اور خدا کی عبادت کرو۔ لیکن اُنکو اپنی حرکتون پر اصرار تھا۔ اور وہ توبہ نکرتے
تھے۔ لوطؑ نے اُنکو خدا کے عذاب سے ڈرایا لیکن وہ اُسکی کچھ پروا نکرتے تھے بلکہ کہتے
تھے۔ کہ اگر تم اپنے قول مین سچے ہو۔ تو کیون نہین ہمپر عذاب بلواتے ہو۔ جب اُنکی سرکشی حد
سے گذر گئی۔ تو حضرت لوطؑ نے اُنکے مقابلہ مین خدا سے مدد چاہی۔ اُنکی دعا مقبول ہوئی۔
خدا نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کو امرد لڑکون کی شکل مین پہلے حضرت ابراہیمؑ کے
پاس بھیجا۔ تاکہ سارہؑ کو اسحقؑ اور اُسکی اولاد یعقوبؑ کی بشارت دیوین۔ اُسکے بعد حضرت لوطؑ
کے پاس بھیجا۔ لوطؑ اُنکو مسافر سمجھکر بہت خفیہ طور سے اپنے یہان لائے۔ اور مہمان کیا۔
لوطؑ کی بیوی نے (جو اپنی قوم کی شریک تھی) اپنی قوم کو جاکے خبر کی۔ کہ آج لوطؑ کے یہان
بہت خوبصورت آدمی آئے ہین وہ لوگ اِس بات کو سنتے ہی دوڑے۔ اور لوطؑ کا دروازہ
کھٹکھٹایا۔ لوطؑ نے اُنکو بہت کچھ کہ شرم دلائی لیکن وے باز نہ آئے تب اُسنے قوم سے
کہا۔ میری لڑکیان موجود ہین۔ جو ان لوگون سے زیادہ خوبصورت ہین تم اُنسے اپنی
حاجت برآری کر سکتے ہو۔ اُنھون نے جواب دیا کہ تم جانتے ہو ہمکو عورتون سے
کوئی واسطہ نہین ہے۔ بہتری اسی مین ہی۔ کہ اِن لڑکون کو ہمارے سپرد کر دو۔ اُسوقت
لوطؑ نے بہت پریشان ہو کے کہا لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ (کاش مجھکو

تمھارے مقابلہ کی طاقت ہوتی۔ یا مین کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑ تا د تو مین اپنے دل کا ارادہ پورا کرتا) یعنی اگر میرا خاندان بڑا ہوتا۔ اور میرے مددگار ہوتے۔ تو تمھارے ظلم سے وہ مجھے بچاتے۔ ان بھیجے ہوون نے جب حضرت لوطؑ کو پریشان ہوتے دیکھا۔ تو اُنکو تسلی دی۔ اور کہا۔،، اِنَّ رُکْنَکَ لَشَدِیْدٌ ؕ دتیرا سہارا تو بڑا زبردست ہی) اور تم گھبراتے کیون ہو خدا تعالیٰ نے آجتک کوئی نبی بھی ایسا نہین پیدا کیا ہی۔ جسے قوم کی طرف سے ثروت اور خاندان کی طرف سے قوت ہو۔

پھر فرشتون نے کہا۔ تم گھبراؤ نہین۔ ہم خدا کے بھیجے ہوئے ہین۔ تم اپنے گھر کا دروازہ کھولدو جب لوطؑ نے دروازہ کھولدیا تو وہ لوگ اندر آئے حضرت جبرئیل نے پروردگار سے عذاب انکی اجازت چاہی۔ اور اجازت ملنے کے بعد جبرئیلؑ نے اپنے بازو کھولدیے اور اُنکی آنکھین پھوڑدین۔ جس سے وہ اندھے ہوکر ایک دوسرے پر گرتے پڑتے نکلے۔ اور پکار پکار کے کہنے لگے۔ لوگو۔ بچو ہوشیار رہو۔ آج لوطؑ کے گھر مین ایسے جادوگر آئے ہین۔ کہ دنیا مین کہین نہونگے۔ لوطؑ نے فرشتون سے کہا۔ کہ اِن سب بستی والون کو اسیوقت تباہ کردو۔ فرشتونؑ نے کہا نہین صبح کو جب تم اپنے مذہبی بھائیون سمیت ان بستیون کی حد سے نکل جاؤگے۔ اُسوقت انپر عذاب کیا جائیگا۔ چنانچہ لوطؑ رات ہی کو بستی سے نکل کر بحکم خداوندی ملک شام کیطرف معہ اپنے اہل وعیال کے چلے گئے اور صبح ہونے سے پہلے وہ پانچون شہر جنمین قوم لوطؑ آباد تھی یعنی سدوم۱ وصبعہ۲ عمرہ۳۔ دوما۴۔ صعوہ۵۔ بالکل اُلٹ دیے گئے اور جو لوگ بستی سے باہر تھے۔ اُنپر پتھر برسے لوطؑ کی بیوی نے جب اِس گڑبڑ کی آواز سنی۔ تو ہاے میری قوم کہہ کے چلائی۔ اُسپر بھی ایک پتھر گرا جس سے وہ مرگئی۔ ان شہرون مین سدوم سب سے بڑا شہر تھا۔ اور اُسمین حضرت لوطؑ رہتے تھے ان شہرون کی کل آبادی چار لاکھ بیان کی گئی ہی۔ یہ عذاب ۲۲۵۴۳ برس بعد ہبوط آدمؑ کے ہوا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ کا یہ واقعہ ہی۔ اور جب عذاب آیا تو وہ آسمان کیطرف دیکھ رہے تھے۔ اور لوطؑ کیواسطے دعا کررہے تھے لوطؑ گندم گون۔ سر کے بال نبے۔ خوبرو۔ متوسط القامت غضبناک تھے۔ ستائیس سال کی

عمر مین اُنھون نے انتقال کیا۔

## اسمعیل علیہ السلام

بن ابراہیم نبی صلے اللہ علیہ وسلم بطن سے ہاجرہ کے پیدا ہوئے تھے۔ اور زبان عبرانی مین اسمعیل کے معنے مطیع اللہ ہین۔ یہ ہم اوپر کہہ ہی چکے ہین۔ کہ انکے باپ نے بموجب اپنی خواب کے اِنکو ذبح کرنیکا ارادہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مینڈھا اُنکے عوض مین بھیجدیا یہ واقعہ ۳۴۴۵ سال بعد ہبوط آدمؑ کے ہوا تھا۔ اسمعیلؑ نے نبی جرہم مین پہلے ایک عورت سے شادی کی تھی۔ لیکن پھر حسب مرضی اپنے والد ابراہیمؑ کے اُسکو چھوڑ کر دوسری عورتؑ سے نکاح کیا جسکا نام سیدہ بنت مضاض الجرہمی تھا۔ اِسکے پیٹ سے حضرت اسمعیل کے بارہ لڑکے ہوئے۔ ثابت۔ قیدار۔ اذبیل۔ میشا۔ سمع۔ رما۔ ماش۔ آذر۔ قطورا۔ قافس۔ طیسا۔ قیدمان۔ نابت۔ اور قیدار کی اولاد سے عرب مکہ پیدا ہوئے۔ اور حضرت اسمعیل عمالیق اور یمن کے قبائل پر رسول کرکے بھیجے گئے تھے۔ بعض لوگ حضرت اسمعیل کی اولاد کے نامون مین اختلاف کرتے ہین۔

عرب مین سواے اسمعیلؑ کے محمد عربی صلعم تک کوئی پیغمبر مبعوث نہین ہوا۔ جب اُنکی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو اپنے بھائی اسحٰق کو وصیت کر گئے۔ کہ عیص ابن اسحاقؑ سے میری ایک بیٹی کا نکاح کر دینا۔ اور میری ماں بی بی ہاجرہؑ کے پاس حجر مین مجکو دفن کر دینا۔ ایکسو سینتیس برس کی عمر مین اور بعض کے نزدیک ایکسو اسی سال کی عمر مین مکہ معظمہ مین انتقال کیا آپ کا رنگ سفید مائل بسرخی تھا۔ خوب اور خوش قامت بلند بینی تھے قول کے بڑے سچے اور وعدے کے پورے تھے۔ چونکہ ابراہیمؑ نے اِنکو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اور وہ نذر قبول ہوگئی تھی۔ اِسواسطے اِنکا لقب ذبیح اللہ ہوگیا تھا۔

## اسحٰق علیہ السلام

بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے جب اُنکی عمر ۹۰ یا ۷۰ سال کے ہو چکی تھی

منقول ہی۔ کہ حضرت اسحق نے رفقا بنت بتویل سے نکاح کیا تھا۔ اور اُسکے پیٹ سے عیص اور
یعقوب توام پیدا ہوے تھے۔ مگر عیص بڑا تھا۔ جب حضرت اسحق کی اولاد پیدا ہوئی ہی تو اُنکی عمر
اُسوقت ساٹھ برس کی تھی پھر عیص ابن اسحاق نے اپنے چچا کی بیٹی نسمہ نامے سے نکاح کیا۔ اور
اُسکے پیٹ سے روم بن عیص پیدا ہوا جسکی اولاد مین تمام نبی الاصفر۔ (یونان کے باشندے) ہین
بعضون کا خیال یہ بھی ہی کہ اشنان بھی اِسی کی اولاد مین ہین۔ ان دونون بیٹون مین باپ کو عیص
اور مان کو یعقوب پیارے تھے۔ عیص اکثر شکار کھیلا کرتا تھا۔ جب حضرت اسحق بوڑھے اور نابینا
ہو گئے۔ تو اُس سے کہا۔ کہ مجھے شکار کا گوشت کھلا۔ اور پھر میرے پاس آ۔ مین تیرے حق مین وہ
دعا کرونگا جو میرے باپ نے میرے حق مین کی تھی۔ اسحاق کی بیوی نے جب یہ بات سنی تو یعقوب سے کہا کہ
تو ایک بکری شکار کرکے اُسکے کباب بنا اور اُسکی کھال پہنکے اپنے باپ کے پاس جا کیونکہ عیص کے بدن پر بال
بہت ہین شاید وہ رفع شک کیواسطے تیرے بدن کو چھولے تو کھال اوڑھنے سے اُسکا شک جاتا رہیگا
اور عیص کے عوض وہ تجھے دعا دیگا۔ یعقوب نے ایسا ہی کیا۔ اور جب وہ باپ کے پاس بکری کے
کباب لیگیا تو اسحاق نے پوچھا۔ کہ تو کون ہی اُسنے جواب دیا "عیص" اسحق نے اُسکا بدن چھوا۔ تو کہا۔ کہ بدن
تو عیص کا سا معلوم ہوتا ہی لیکن بو یعقوب کی سی آتی ہی یہ سنکر یعقوب کی ماں نے کہا۔ کہ وہ عیص ہی۔ تم کھالو۔ اسحق
نے وہ گوشت کھالیا۔ اور یعقوب کو دعا دی۔ کہ اللہ تعالی تیری اولاد مین بیٹون اور بادشاہون کو پیدا کریگا۔
جب عیص جنگل سے شکار کرکے لایا۔ اور باپ کے پاس گوشت لیگیا۔ تو اُسنے کہا کہ تیرا بھائی تو
تجھ سے پہلے میرے پاس آیا تھا۔ اور وہ دعا مین نے اُسکو دیدی۔ عیص بہت غصہ ہوا۔ اور کہا۔
مین یعقوب کو زندہ نہ چھوڑونگا۔ تب اسحاق نے کہا بیٹے غم نہ کھا۔ مین نے تیرے لیے بھی
ایک دعا رکھ چھوڑی ہی۔ پھر اُسے یہ دعا دی۔ کہ تیری اولاد ریت کے ذرون کے برابر کثرت
سے ہو۔ اور اُنپر کوئی بادشاہ غیر نہو۔
اسحاق نے ۱۸۰ برس کی عمر مین بحالت نابینائی انتقال کیا۔ اور اُنکی قبر اُنکے باپ حضرت ابراہیم
کے قریب مزرعہ حبرون مین ہی۔ اُنکا رنگ سپید مائل بسرخی تھا۔ اور وہ نہایت منکسر المزاج اور

خوبصورت تھے۔

## یعقوب علیہ السلام

بن اسحق نبی۔ انھین کا لقب اسرائیل ہی۔ اور انھین کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہی۔ انھون نے اپنے ماموں لیبان بن بتویل کی بیٹی لیا نامی سے نکاح کر لیا۔ اُسکے پیٹ سے روبیل (سب سے بڑا بیٹا) شمعون۔ لاوی۔ یہودا۔ زبالون۔ یشکر یا یشجر پیدا ہوئے پھر لیا مر گئی۔ اور حضرت یعقوب نے اُسکی بہن راحیل سے بھی نکاح کر لیا تھا۔ اُسکے بطن سے یوسف۔ اور بنیامین جیسے عربی مین شداد کہتے ہین پیدا ہوے۔ اِن بیبیون کے علاوہ دو کنیزون سے چار بیٹے دان۔ نفتالی۔ جاد اشیر پیدا ہوئے۔ اس طرح پر اُنکے کل بارہ بیٹے ہوئے۔

جب یعقوب نے عیص کے دھوکے مین اسحاق سے دعا حاصل کر لی۔ تو عیص کو اُسپر بہت غصہ آیا اور وہ اُنکا جانی دشمن ہو گیا حضرت یعقوب اُسکے خوف سے اپنے ماموں کے یہان بھاگ گئے اور دن بھر چھپے رہتے تھے۔ رات کو سفر کرتے تھے۔ اسی واسطے انکا نام اسرائیل (رات کا چلنے والا) پڑ گیا اِس واقعہ کے بعد اُنھون نے اپنے ماموں کے دو بیٹیون سے ساتھ ہی نکاح کیا تھا مگر شرع محمدی نے اِسکو حرام کر دیا اُنکی بیوی راحیل جبکہ بنیامین پیدا ہوا تھا۔ نفاس ہی کی حالت مین مر گئی تھی۔ پھر جب حضرت یعقوب نے چاہا۔ کہ یروسلم (بیت المقدس) مین لوٹ آوین۔ تو اُنکے ماموں نے بھیڑ کا گلہ اُنکو دیا۔ جب وہ چلے۔ تو اُنکے پاس کچھ خرچ نہ تھا۔ اِسواسطے یعقوب کی بیوی نے یوسف سے کہا۔ کہ اُسکے باپ کے بتون مین سے ایک بت چرا لے۔ تاکہ وہ سفر خرچ مین کام آوے۔ یہ بت سونے کے تھے۔ اُنمین سے یوسف نے اپنی سوتیلی ماں کی ہدایت کے بموجب ایک بت چرا لیا۔

حضرت یعقوب یوسف اور اُسکے بھائی بنیامین کی یتیمی کی وجہ سے اُنکو بہت پیار کرتے تھے غرضکہ یعقوب وہان سے یروسلم کو روانہ ہوے۔ اور گلہ کے چرواہے سے کہدیا۔ کہ جب کوئی شخص تمسے پوچھے۔ کہ تم کون ہو۔ تو کہدینا۔ کہ ہم یعقوب کے نوکر ہین۔ جو عیص کا غلام ہی

پھر جب عیص نے چہروا ہے سے پوچھا۔ تو اُسنے یہی جواب دیا۔ جسکی وجہ سے عیص نے یعقوب سے کچھ مزاحمت نہ کی۔ اور وہ شام مین رہنے لگے۔ ۲۰ رمضان کو یعقوب فراق یوسف سے نابینا ہوے تھے اُنکی پیدائش فتنہ کی ہی۔ جو ملک شام کے علاقہ مین ہی۔ ایکسو سینتالیس برس کی عمر مین اُنھون نے وفات پائی۔

## یوسف علیہ السلام

بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ۴۸۱ سال بعد ابراہیم کے زمانے ریان بن ولید مین بطن راحیل سے پیدا ہوے اِنکے سگے بھائی جب پیدا ہوے تو راحیل اِنکی والدہ نے نفاس ہی کی حالت مین انتقال کیا اِسوجہ سے یعقوب کو یہ دونون بھائی بہت پیارے تھے۔ لیکن اِنکے سوتیلے بھائیون کو باپ کے اِس توجہ سے حسد ہوتا تھا۔ اور وہ باپ کو بیوقوف بناتے تھے آخر کار شکار کے بہانے ایکدن لیجا کر یوسف کو سب بھائیون نے مل کے ایک کنوئین مین گرا دیا۔ جسکا نام ''حب الاحاد'' ہے۔ اور اُسکا عمق بہت تھا۔ فقط گہرائی اُسکی ۷۰ گز تھی۔ اور اُسکا پانی نہایت شور تھا۔ اُسوقت یوسف کی عمر ۱۷ سال کی تھی۔ وہ تین شبانہ روز کنوئین مین رہے۔ اتفاقاً مالک بن رغر خزاعی رئیس قافلہ نے وہان قیام کیا۔ اور اپنے دو غلامون بشیر اور بشریٰ کو کنوئین سے پانی لانے بھیجا۔ بشیر نے یوسف کو کنوئین سے نکالا۔ یوسف کے بھائیون کو جب اِس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو اُنھون نے دس درم کو قافلے کے سوداگردن کے ہاتھ یوسف کو بیچ ڈالا۔ کیونکہ وے یعقوب سے جھوٹھ بول چکے تھے۔ کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔ اِس خوف سے اُنھون نے اُسکو بطور غلامون کے کھوٹی قیمت پر فروخت کر ڈالا۔

مالک بن رغر جب اپنے اِس قافلہ کو مصر لیکر گیا۔ تو قطفیر نامی خازن بادشاہ یعنی عزیز مصر نے جو زلیخا کا شوہر تھا۔ اُسنے زلیخا کے اصرار سے یوسف کو زلیخا کی خدمت کے لیے خرید لیا۔ زلیخا اُنپر عاشق ہو گئی لیکن خدا کے نور سے اُنکا دل روشن تھا اِسواسطے وہ زلیخا کی خواہش سے بچتے تھے آخر کار اُسنے اتہام لگا کر یوسف کو قید خانہ بھجوا دیا۔ اور ایک مدت تک اُسمین رہے۔ اور

ایک خواب کی تعبیر بیان کرنے سے وہ قید سے آزاد کیے گئے۔اور عزیز مصر کے مقربین مین سے ہو گئے۔یہانتک کہ قحط کے زمانے مین کل غلہ کا خازن اُنکو بنا دیا تھا۔اُسوقت یعقوب جو انکے فراق سے نابینا ہو گئے تھے مع اپنی بیوی اور لڑکون کے یوسف کے پاس آئے۔اور اُسکی بڑائی کے سب بھائی قائل ہوے۔اور یوسف کا وہ پہلا خواب پورا ہوا۔جسکے چھپانے کی یعقوب نے یوسف کو تاکید کی تھی۔یعنے سورج اور چاند اور گیارہ ستارے اُسکو سجدہ کرتے ہوئے معلوم ہوئے تھے۔حضرت آدم صفی اللہ کے بہت شبیہ تھے۔لیکن حسین انتہا سے زیادہ تھے۔

## ایوب علیہ السلام

ابن موص۔بن رازخ۔بن عیص۔بن اسحق۔بن ابراہیمؑ اور بعض اُنکو موص بن روعیل بن عیص کا بیٹا بتاتے ہین۔یہ رد تھے۔اور اُنکی بیوی لیا یعقوب ابن اسحق کی بیٹی تھی۔اور بعض کہتے ہین۔کہ اُسکا نام رحمہ بن افرائیم بن یوسف تھا۔اور حضرت ایوب کی مان حضرت لوطؑ کی اولاد مین سے تھین۔ایوب کا دین توحید اور اصلاح بین الناس تھا۔اُنکو خدائتعالے سے جب کبھی حاجت ہوتی۔تو وہ سجدہ کرکے مانگا کرتے تھے خدا نے اُنکو بڑے سخت امتحان مین مبتلا کیا۔یعنے اُنکا کل مال تلف ہوگیا۔اور کل اولاد مرگئی۔اُنکا بدن سب سڑ گیا۔اور اُسمین کیڑے پڑگئے۔لیکن وہ شیطان کے بہکانے مین نہ آئے۔اور زبان سے اف تک نہ کی۔اور صبر کرتے رہے۔شہر والون نے اُنکو شہر سے نکالکر وہان ڈالدیا تھا۔جہان کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا تھا۔آخر مین اُنکی بیوی نے اُنکا ساتھ چھوڑدیا۔کیونکہ وہ شیطان کے دھوکے مین آگئی تھی جسکی وجہ سے ایوب اُسپر ناراض ہوے۔اور سامنے سے چلے جانے کا حکم دیا۔ایوب کے بدن سے جب کوئی کیڑا نکل کے نیچے گر پڑتا تھا۔تو وہ اُسے پھر اُٹھا کے اُسی مقام پر رکھدیتے تھے۔اور کہتے تھے۔کہ اے خدا کی مخلوق تو اپنے رزق سے کیون جدا ہوتی ہو کھا جو کہ تجھے دیا گیا ہو۔پھر جب وہ امتحان مین پورے نکلے۔تو خدا نے اُنھین پھر بھلا چنگا کردیا۔اور جب اُنکی بیوی اپنے کیے پر نادم ہوکے اُنکے پاس واپس آئی۔تو اُنسے پوچھنے لگی

کہ وہ غریب مصیبت زدہ شخص جو ابھی یہان پڑا ہوا تھا۔ کہان چلا گیا۔ ایوب اُسکی بات کو سنکر ہنس پڑے اور خدا نے پھر وہ کل مال و دولت و اولاد اُنکو دیدی۔ بلکہ اُسکی دوگنی۔ اور خدا نے سونے کی ٹڈیان اُنپر برسائی تھین۔ اُنھون نے جمع کر کے رکھ لی تھین۔ اِنکے بیمار ہونے سے پہلے جو چند شخص انپر ایمان لے آئے تھے وہ اِنکی بیماری کی حالت مین اُنسے بدظن ہو گئے تھے۔ مشہور ہی۔ کہ بارہ ہزار کیڑون کا جوڑا اُنکے بدن مین پڑ گیا تھا۔ اور وہی کیڑے جب درخت پر چڑھ گئے۔ اور اُنسے لعاب نکلا تو حضرت ایوب کی دعا سے وہ ریشم ہونے لگا۔ ایوبؑ یعقوبؑ نبی کے عہد مین تھے ایوب کی عمر ۹۳ سال اور بعض کے نزدیک ایک سو چالیس سال ہوئی اور اُنھون نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے حوصل کو وصی کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُنکے بعد

## ذوالکفل علیہ السلام

بن ایوب کو وصی کیا اُنکا دوسرا نام بشر بن ایوب ہی۔ یہ شام مین رہا کرتے تھے۔ اپنے باپ کے مذہب کو زندہ کرنے مین مصروف رہتے تھے۔ اور وہین اُنھون نے وفات پائی اُسوقت اُنکی عمر ۷۵ سال کی تھی۔ اُنھون نے اپنے بیٹے عبدان کو وصی کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اِنکے بعد۔

## شعیب علیہ السلام

بن صیفون۔ بن عنقا۔ بن ثابت۔ بن مدین۔ بن ابراہیم علیہ السلام کو نبی کیا۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ شعیب کا دوسرا نام بشرون تھا۔ اور اُنکے والد کا نام صنفون تھا۔ اور بعض انھین میکیل کا بیٹا بناتے ہین۔ جو مدین کی اولاد مین سے تھا لیکن بعض کہتے ہین کہ وہ ابراہیم کی اولاد مین نہ تھے۔ بلکہ وہ کسی ایسے شخص کی اولاد مین تھے۔ جو حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لایا تھا۔ اور اُنکے ساتھ شام کو ہجرت کر گیا تھا۔ لیکن یہ مسلم ہی۔ کہ وہ حضرت لوطؑ کی نواسی کے بیٹے تھے اِسلیے حضرت شعیب کی نانی حضرت لوطؑ کی بیٹی تھین شعیب آنکھون سے اندھے تھے۔ لیکن اُنمین قوت لسانی ایسی عمدہ تھی۔ کہ جب کبھی وہ اپنی قوم کو کسی بات کا جواب

دیتے تھے۔ تو وہ جواب ایسا ہوتا تھا۔ کہ وہ لوگ ششدر رہجاتے تھے اسواسطے اہل
مقبول نے اکثر انکو خطیب الانبیا کے نام سے یاد کیا ہی۔
خداوندکریم نے انکو اہل مدین کی طرف نبی کر کے بھیجا تھا۔ یہی لوگ اصحاب الایکہ کہلاتے
ہین۔ ایکہ گھنے درختون کو کہتے ہین۔ یہ لوگ اللہ کے ساتھ کفر کرتے۔ اور ناپ اور تول مین
لوگون کو دھوکے سے کم دیتے تھے۔ اور ملک مین فساد پھیلا رکھا تھا۔ لیکن خداوندکریم
نے باوجود اس سرکشی اور کفر کے انکو فراخ حال اور وسیع الرزق۔ بنا رکھا تھا شعیب نے
قوم کو بہت کچھ سمجھایا۔ لیکن وہ اپنی دغابازی سے باز نہ آئے بلکہ اپنی ضد سے اور بڑھتے
گئے تو خدا نے انکو ہلاک کرنا چاہا۔ اور یوم الظلہ (واقعہ سائبان) کا عذاب انپر نازل کیا
ابن عباس کا قول ہی کہ اللہ تعالی نے انپر شدت کی گرمی بھیجی۔ جس سے وہ بیتاب ہو گئے
پھر انکو ایک ابر کا ٹکڑا معلوم ہوا۔ جسنے دھوپ کی حالت مین انپر سایہ کر لیا جب اس ابر
کے نیچے انمین سے ایک کو ٹھنڈک معلوم ہوئی تو اس نے سب کو پکار کے وہین اکٹھا
کر لیا۔ پھر انپر بجلی کوند کوند کر گرنے لگی اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔ انھون نے اپنی
قوم کو ۵۰ برس نصیحت کی۔ حضرت موسی سے انھون نے اپنی بیٹی صفورہ کا نکاح
کر دیا تھا۔ انکی قوم پر عذاب ۳۸۱۲ سال بعد ہبوط آدمؑ کے آیا تھا۔ اسوقت وہ مع
اپنے ۷۰۱ تابعین کے مقام مدین مین آباد ہوئے۔ اور اپنے دادا کے نام پر شہر مدین
آباد کیا۔ اور وہین انتقال کیا۔ انکی عمر دو سو سال۔ اور بعض کے نزدیک ۲۴۰
سال ہوئے۔

## خضر علیہ السلام ابن ملکان

انکے بارہ مین علماء اسلام کی رائین مختلف ہین۔ ایک گروہ انکے نبوت کا قائل ہی۔
لیکن دوسرا گروہ انکو بندۂ خدا تصور کرتا ہی۔ جو نیک صفتون سے متصف تھے۔ اور
موسی نبی سے علم مین زیادہ تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ انکا نام الیا تھا۔ بعض

اُنھین بنی اسرائیل سے بتاتے ہین۔ اور بعض اِسکا انکار کرتے ہین۔ بعض اُنھین حضرت موسٰی کا قرابت دار بتاتے ہین۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ یہ اُن موسٰیؑ کے قرابت دار نہین ہین۔ کہ جنپر کہ توریت نازل ہوئی تھی۔ بلکہ اِس نام کا ایک دوسرا شخص بنی اسرائیل مین سے تھا۔ خضرؑ اُنھین کے قرابت دارون مین ہین۔ انکا نام ابو العباس ہی۔ ذوالقرنین اکبر کے ہمعصر تھے۔ انھون نے چشمۂ الحیوان پایا۔ اور اُسکا پانی پیا۔ اسوجہ سے حق تعالی نے اُنکی عمر مین بہت وسعت دیدی۔ اور علم و دانش سے بہرہ مند کیا جہان اپنا پانؤن رکھتے تھے۔ وہ جگہہ سرسبز ہوجاتی تھی اسوجہ سے خضر کہلائے۔ مشہور بین العوام مثل مل کے یہی ہی۔ کہ خضر تا نفخ صور ہوا پر موکل ہین۔ اور خلائق کی نظر سے مخفی ہین۔ اور ہر سال الیاسؑ نبی سے ملاقات کرتے ہین۔ جو کہ دریا پر موکل ہین اور مثل خضرؑ کے عمر جاوید رکھتے ہین۔

## موسٰی علیہ السلام

ابن عمران۔ یہود اور قبطی سب انھین کی امت کہلاتے ہین۔ یہود قائل ہین کہ شریعت کسی کی منسوخ نہین ہوتی اسواسطے کہ خدا نے جو حکم بھیجدیا ہی۔ اُسمین تغیر ممکن نہین۔ کیونکہ خداوند تعالے ایجاد سے بری ہی۔ ایجاد شان حادث کی ہی۔ اور خدا اور اُسکے صفات سب قدیم ہین شہرستانی نے یہود کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہی۔ کہ یہود ہاد سے بنایا گیا ہی۔ جسکے معنے ”رجوع کیا۔ یا پلٹا،، ہین اور چونکہ حضرت موسٰیؑ نے کہا تھا۔ کہ اے خدا ہملوگ توبہ کرتے ہین۔ اسواسطے وہ یہودی کے نام سے مشہور ہوگئے۔ اور دوسری وجہ یہ ہی۔ کہ یعقوب کی نسل سے ایک لڑکا یہودا تھا جسکی اولاد مین سلطنت پہونچی تھی اُسی کے نام سے تغلیباً سب کو یہودی کہنے لگے۔ ابراہیم علیہ السلام کے صحیفون سے ۷۰۰ سال بعد کتاب توریت ۲۶ رمضان کو زمرد کی ۹ لوحون پر سونے کے حروف سے لکھی ہوئی کوہ طور پر جو کہ فلسطین کے پہاڑون مین سے ہی حضرت موسٰی پر اُسوقت نازل ہوئی تھی۔ جبکہ وہ اپنی قوم سے تیس دن کا وعدہ کرکے چلہ کشی کے لیے طور پر گئے تھے۔ طور سے واپس

نے مین وعدہ سے زیادہ جب اُنکو دیر لگی تو سامری نے اُس سونے چاندی سے جو فرعون مصر
یعنی ولید بن مصعب کی تباہی کے بعد بنی اسرائیل کے ہاتھ لگا تھا۔ ایک گاؤ سالہ کی صورت تیار
کی اور اُسمین مرکب جبرئیل کے پیر کے نیچے کی مٹی ڈالدی۔ کیونکہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو موافق
حکم خداوندی مصر سے لیکر چلے۔ تو فرعون نے تعاقب کیا۔ موسیٰ کے سامنے جب رود نیل حائل
ہوگیا۔ تو اُنھون نے مطابق الہام الٰہی سے اپنا عصا دریا پر مارا۔ جسکی برکت سے پانی پھٹ گیا
ور راستہ پیدا ہوگیا۔ موسیٰ بنی اسرائیل کو لیے ہوئے پار اُترنے لگے۔ فرعون ایک شریر گھوڑے
پر سوار تھا۔ جبرئیل امین ایک خوبصورت گھوڑی پر سوار ہوکر فرعون کے گھوڑے کے سامنے
ہوکر گذرے۔ گھوڑا اُسکو دیکھکر بھڑکا۔ اور اُسکے پیچھے ہولیا۔ فرعون کا کل لشکر بھی اُسکے قدم
بقدم تھا۔ اِس اثنا مین سامری جو کہ شاید فرعون کے لشکر مین شامل تھا۔ اُسنے دیکھا۔ کہ وہ
گھوڑی جو فرعون کے راہوار کے آگے جاتی ہی۔ جہان اُسکا قدم پڑتا ہی۔ وہ زمین سرسبز فوراً ہوجاتی
ہی سامری نے گھوڑی کے پیر کے نیچے کی مٹی تھوڑی سی اُٹھالی اور جب فرعون غرق ہوگیا
اور موسیٰ طور پر گئے۔ اور آنے مین اُنکو دیر ہوئی۔ تو سامری نے گوسالہ بنا کے وہ مٹی اُسکے منھ
مین ڈلوائی جسکے اثر سے وہ بولنے لگا اور لوگ گمراہ ہوکر اُسکی عبادت کرنے لگے۔ اپنے بھائی
ہارون کو حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی حفاظت کے لیے چھوڑ گئے تھے۔ جب موسیٰ طور سے واپس آئے
تو ہارون پر بہت خفا ہوئے۔ ہارون نے معذرت کی۔ بہرحال قوم کو اُس وبال سے چھڑایا۔
موسیٰ کو دو معجزے خدا کی طرف سے بہت بڑے ملے تھے۔ ایک عصا۔ دوسرا ید بیضا۔ موسیٰ نے
بفرمان الٰہی سونے سے ایک صندوق بنا کر دونون لوحین اُسمین رکھین۔ اور اُسپر ایک قبہ دس
گز کا اونچا۔ اور تیس گز چوڑا بنوایا۔ اور قبہ کے گرد ایک سراپردہ سو گز لنبا۔ اور پچاس گز اونچا
بنوایا۔ اور لوحون کے خزانہ کا نام صندوق الشہادہ اور قبہ کا نام ہیکل۔ اور سراپردہ کا نام
بیت القدس رکھا۔ موسیٰ کی زبان مین چونکہ لکنت تھی اسوجہ سے وہ جلدی باتین نہین کرسکتے تھے
حلیہ اُنکا یہ ہی۔ رنگ گندم گون۔ آنکھین خوبصورت۔ تیز نظر۔ لب موٹے۔ مزاج مین جلدی

اور غصہ تھا۔ اُنکا قلم عبرانی تھا۔ ۷۵ سال بعد پیدائش ابراہیمؑ کے پیدا ہوئے۔ موسیٰ اِنکا نام
اسوجہ سے ہوا۔ کہ فرعون کی بی بی آسیہ نے اِنکو پانی مین ایسے مقام پر پایا تھا کہ جہان کچھ گھنے
درخت بھی تھے۔ اسواسطے کہ یہ ایک تابوت مین لیٹے ہوئے تھے۔ اور اُسکا مُنھ بند تھا۔
آسیہ نے تابوت جب کھولا۔ تو اُسمین اِنکو دیکھا۔ چونکہ وہ رحیم دل تھی۔ اِنکو پرورش کے
لیے اُٹھا لیگئی۔ اُس زمانے کے لغت مین پانی کو مُو۔ اور درخت کو سا کہتے تھے۔ اور یہ پانی اور
درختون مین ملے تھے۔ اِسلیے مو۔ اور سا۔ دونون کو ملا کر یادگار کے واسطے یہی نام انکا کھا
موسیٰ کی بیوی کا نام صفورہ تھا۔ جو شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھین۔ اور موسیٰ کی والدہ کا نام
یوخانذ بنت لیوی۔ اخت قہات تھا۔ ۴۰ سال ہی کی عمر مین اُنکو رسالت ملگئی تھی ۱۲۰ سال کی
عمر مین اُنھون نے انتقال کیا۔

## یونس علیہ السلام

مشہور رہی۔ کہ جب اِنکی قوم نے نافرمانی کی۔ تو خدا سے اُنھون نے عذاب کیواسطے التجا کی۔ دعا
قبول ہوئی۔ اور عذاب کا دن بھی مقرر ہو گیا۔ یونسؑ نے اپنی امت کو خبر دی۔ کہ فلان فلان دن
عذاب آئیگا۔ اُن لوگون نے باہم صلاح کرکے ایک مقام پر جمع ہو کے بہت عجز و زاری سے
دعا اور استغفار کیا۔ منادی نے ندا کی۔ کہ تمھاری دعا قبول ہو گئی۔ عذاب اب نہ آئیگا حضرت
یونسؑ کو اِس واقعہ کی خبر نہ تھی جب عذاب کا دن آیا۔ اور حضرت یونسؑ کے وعدہ کے متعلق
عذاب نہ آیا۔ تو اکثر بیہودہ سرا اُن نے اُنکو دق کرنا شروع کیا۔ اور کہنے لگے۔ کہ بس تمھاری
نبوت ہمکو معلوم ہو گئی۔ تم بالکل جھوٹے ہو۔ حضرت یونسؑ اِس شرمندگی کی وجہ سے بھاگ گئے
اور جب دریا کے قریب پہونچے۔ تو ایک جہاز پر سوار ہو گئے۔ جو کہ جانے کیواسطے تیار ہی کھڑا
تھا۔ اِنکے پہونچنے کے بعد جہاز چھوڑ دیا گیا۔ اُس زمانے کی رسم یہ تھی۔ کہ جب جہاز دریا مین کسی
آفت سماوی یا ارضی کیوجہ سے رک جاتا تھا۔ تو جہاز پر سوار ہونیوالون مین سے ایسا شخص تلاش
کیا جاتا تھا۔ جو اپنے مالک سے بھاگ کر آیا ہو اور اُس شخص کو تلاش کرکے جہاز سے نکالدیتے تھے

اور بیچ دریا مین نکالنے کی صورت سواے اسکے اور کچھ نہوتی تھی - کہ وہ شخص دریا مین پھینک دیا جاتا تھا - اتفاق سے یہ جہاز بھی بیچ دریا مین جب پہونچا - تو طوفان کے آثار معلوم ہونے لگے - اور جہاز روک دیا گیا - اور دریافت کیا گیا کہ کون شخص اپنے مالک کے پاس سے بھاگ کر آیا ہی - حضرت یونس ع نے خود قبول دیا - کہ مین اپنے مالک (خدا) سے بھاگا ہون - اور دریا مین ہوا نق - رسم کے کود پڑے ایک بڑی مچھلی جسکا نام صومعہ روان تھا - انکو زندہ نگل گئی - تین دن جیسا کہ مشہور ہی - یہ مچھلی کے پیٹ مین رہے - اور مچھلی کے پیٹ مین وہ نماز برابر پڑھتے تھے چالیس دن کے بعد مچھلی نے انکو کنارہ پر نکال دیا - اور وہ پھر صحیح وسلامت اپنی قوم مین پہونچگئے ابوالفدا لکھتا ہی - کہ ۲۷ رمضان کو وہ مشرف باسلام ہوئے تھے - اور اُنکی والدہ کا نام متی تھا - اور نبیون مین دو ہی شخص ایسے گذرے ہین - جو اپنی والدہ کے نام کے ساتھ مشہور ہین ایک یونس بن متی - دوسرے عیسیٰ بن مریم - یونس ع نے ۷۰ سال کی عمر مین انتقال کیا -

## ہارون علیہ السلام بن عمران

آپ حضرت موسیٰ کے حقیقی بھائی ہین - اور موسیٰ سے تین سال بڑے تھے - مثل اپنے بھائی کے سریع الغضب اور جلد باز تھے فصیح اللسان اور خوبصورت تھے - حضرت موسیٰ نے جب دعا کی کہ خداوندا میرے بھائی ہارون کو میرا مددگار اور میرا جانشین کر - اُسوقت ہارون کو نبوت عطا ہوئی - اور بعد حضرت موسیٰ کے ہارون اُنکے وصی اور اُنکے جانشین رہے - حلیہ اُنکا یہ ہی - بال کالے - آنکھین چوڑی - رنگ گندم گون - تھا اُنکی عمر کی تعداد مین مورخین نے شبہہ کیا ہی -

## یوشع علیہ السلام بن نون

حضرت موسیٰ کی زندگی مین اُنکے ساتھ رہتے تھے - بہت نیک خصال تھے موسیٰ اُنسے بوجہ اُنکی پارسائی کے بہت محبت کرتے تھے - موسیٰ کی وفات کے بعد وہ نبی ہوے اور موسیٰ ہی کی شریعت پر تھے - ۱۱۰ سال کی عمر مین انھون نے اِس جہان سے انتقال فرمایا

## حزقیل علیہ السلام ابن بوری

موسیٰ کی شریعت پر لوگون کو تعلیم دیتے تھے۔ چونکہ وہ اپنی والدہ کی کہن سالی مین پیدا ہوے تھے۔ اسوجہ سے اہل عرب اُنکو ابن العجوز (بڑھیا کا بیٹا) کہتے ہین۔

## الیاس علیہ السلام بن فخاص

مشہور ہو کہ انھون نے خضر کے ساتھ آبحیات پیا تھا۔ اسواسطے خدا نے اُنکو نفخ صور تک زندگی عطا کی تھی بعض کہتے ہین۔ کہ الیاس کو جنگل سپرد ہی۔ وہ جنگل مین رہتے ہین اور اُنکا کام بھولون کو راہ بتانا ہی۔ مگر بعض کہتے ہین کہ جنگل کی خدمت پر خضرؑ مامور ہین۔ اور بھولون کو وہی راہ بتاتے ہین۔ اور الیاسؑ دریا کی خدمت پر مقرر ہین۔ ڈوبنے والون مین سے جسکی زندگی ہوتی ہو اُسکو وہی نکالتے ہین۔ یہی روایت زیادہ تر مشہور ہے۔ یہ بھی مشہور ہی کہ خضر اور الیاسؑ سے ہرسال مکہ معظمہ مین ملاقات ہوتی ہی۔ جبکہ وہ دونون حج کو آتے ہین یہ امر مسلم ہی۔ کہ جو نبی اہل کتاب مبعوث ہوا ہی۔ اُسی کی شریعت پر الیاس اور خضر دونون رہے ہین۔ چنانچہ پیغمبر آخرالزمان کے پاس حاضر ہوکے خضر کا ایمان لاکے مسلمان ہونا حدیثون سے ثابت ہی۔

## الیسع علیہ السلام بن خطوب

حضرت الیاسؑ نے بحکم خداوندی اپنی چادر اُنپر ڈالی تھی جسکی وجہ سے وہ دنیا کے کل جھگڑون کو چھوڑ اُنکے ساتھ ہولیے اسکے بعد اُنکو نبوت عطا ہوئی۔ اپنی وفات سے پہلے ذی الکفل نبی کو وہ اپنا خلیفہ کر گئے تھے۔ اور تابوت سکینہ جو کہ آدمؑ پر بہشت سے آیا تھا۔ اور شمسار کی لکڑی سے وہ بنا ہوا تھا۔ ۳ گز اُسکا طول اور ۲ گز اُسکا عرض تھا۔ اور سونے سے کل نبیون کے نام اُسین لکھے ہوئے تھے۔ اور اُسکے اندر ۲ سر معہ مُنھ کے انسان کے بنے تھے۔ جو باتین کرتے تھے۔ جبکہ کوئی نبی اُنسے سوال کرتا تھا۔ حدیث مین وارد ہی کہ وہ اصل وہ روح خداوندی کے نمونے تھے۔ اور یہ تابوت ۰۰۰۰۰ ہزار مثقال طلاے خالص سے منڈھا ہوا تھا

الیسع کے زمانے مین اس تابوت سکینہ کو بنی اسرائیل سے ایک بادشاہ چھین کر بابل لیگیا تھا۔

## داؤد علیہ السلام بن ایشا

خدا نے انہین نبوت اور بادشاہت دونون صفت رکھے تھے۔ وہ خوش الحان اتنے بڑے تھے کہ لوہا اُنکی آواز سے مثل موم کے نرم ہوجاتا تھا۔ نزول توریت کے پانچ سو سال بعد ۲۰ رمضان کو اُنپر کتاب زبور نازل ہوئی تھی۔ جسمین پچاس صحیفے تھے۔ اُنکے ۹۹ عورتین تھین۔ آپ زبور کو بہ آواز و الحان سے پڑھتے تھے۔ یہانتک کہ وحوش وطیور اور جن وانس محو ہوکر اُسکے سننے کیواسطے ٹھہر جاتے تھے۔ اور پانی بہنے سے اور ہوا چلنے سے گویا کہ رک جاتی تھی۔ اور ایک سمان بندھ جاتا تھا۔ زمین کے بڑے بادشاہون مین اُنکا شمار تھا اور چار ہزار آدمی ہر شب کو اُنکی محراب کے نیچے جمع رہتے تھے۔ اور اُنکی بنائی ہوئی زرہ ہزار درم کو بکتی تھی۔ لقمان حکیم انکی خدمت مین حاضر ہوئے تھے ۴۰۳۰ سال بعد ہبوط آدم کے اُنھون نے اور بعض کے نزدیک ۱۰۰ سال کی عمر مین وفات پائی۔ اُنکے جنازہ مین علاوہ دیگر خلق اللہ کے فقط چالیس ہزار راہب شامل تھے۔ اور حضرت سلیمان کے حکم سے طیور نے اپنے پرون کا جنازہ پر سایہ کر لیا تھا۔ تاکہ آفتاب کی تمازت نہ پہونچنے پاوے۔ قلم اُنکا عزیز تھا۔ اہل اسلام نے کندھیا پر لعن طعن کرنے سے اسیوجہ سے تامل کیا ہی۔ کہ اُسکے حالات حضرت داؤد سے ملتے جلتے تھے۔ یہ فقط ہندوون کا اتہام ہی۔ کہ وہ اتنی گوالنون کے ساتھ بھوگ کرتا تھا اور ایسا تھا ویسا تھا۔ ہم جہانتک خیال کرتے ہین دونون کے حالات ہمکو بہت ہی ملتے ہوے معلوم ہوتے ہین۔

## سلیمان علیہ السلام ابن داؤد

۲۱۔ رمضان کو بنت خنانا کے بطن سے پیدا ہوے۔ اور ۳۰ سال کی عمر مین تمام روے زمین کے بادشاہ ہوگئے تھے۔ کل جنات اور طیور اور ہوا وغیرہ غرضکہ کل مخلوقات اُنکے تابع فرمان تھے اور مسجد اقصیٰ اُنھین کے وقت مین تیار ہوئی مشہور ہی۔ کہ جنون نے سلیمان کے حکم سے وہ مسجد بنائی تھی۔ بہرحال اُس مسجد کا نام بیت المقدس رکھا گیا۔ بیت المقدس کے مختصر تاریخ جیسا کہ احادیث

سے معلوم ہوتی ہی۔ یہ ہی سکہ بحکم خداوند اول بنا اُسکی اسرافیل نے ڈالی۔ بعدہ سام بن نوح نے پھر اُن نشانات کو از سر نو تعمیر کیا۔ دنیا مین پہلی مسجد زمین پر مسجد الحرام ہی۔ اور اُسکے چالیس سال بعد مسجد اقصیٰ کی بنا پڑی۔ کل انبیا علیہم السلام کا قبلہ یہی رہا ہی۔ آنحضرت صلعم نے بھی ۱۶ مہینے بیت المقدس کے جانب نماز پڑھی۔ پھر بحکم خداوندی مسجد الحرام کیطرف مُنھ کر کے نماز پڑھنے لگے غرضکہ حضرت داؤد کو مسجد اقصیٰ کے بنانے کا حکم صادر ہوا تھا چنانچہ وہ خود بذات خاص مع دیگر بزرگان بنی اسرائیل کے مسجد کی تعمیر مین مصروف ہو گئے۔ لیکن اُسکے ختم ہونے سے پہلے ہی فرشتہ موت سے لبیک کہنا پڑا۔ مگر وہ اپنے وفات سے پہلے حضرت سلیمان کو اُسکی تعمیر کے بارہ مین وصیت کر گئے تھے۔ حضرت سلیمان نے انسانون اور دیوون اور جنون کو اسکی تعمیر کا حکم دیدیا۔ ایک فریق بناتا تھا۔ اور دوسرا فریق مسالہ بہم پہونچا کے اُنکو دیتا تھا۔ اور ایک فریق پتھر اور موتی اور جواہرات اُسمین نصب کرنیکے واسطے لاتا تھا۔ جب مسجد تیار ہو گئی۔ تو دس ہزار قاری اُسمین مقرر کیے گئے جنمین سے پانچ ہزار دن کو زبور کی تلاوت کرتے تھے۔ اور دوسرے پانچ ہزار شب کو تلاوت کرتے تھے اور عبادت کرتے تھے۔ اور مسجد کے قبہ کا تھم کہا جاتا ہی۔ کہ ۱۸ میل بلند تھا۔ اور اُس قبہ کے اوپر ایک ہرن سونے کا نصب کیا گیا تھا جسکی آنکھین یاقوت سرخ کی تھین۔ اس مسجد کی بنا اسّی سال مین ختم ہوئی تھی۔

جب بخت نصر شاہ بابل چھ لاکھ نیزہ سوار کے ہمراہ شہر یروسلم پر چڑھا۔ اور بنی اسرائیل کو قتل و برباد کر کے مسجد اقصےٰ کو تباہ کیا۔ اور آٹھ سو گوسالہ زرین یہان سے بابل کو لیگیا۔ داؤد سے اسوقت تک ۴۵۴ سال کا عرصہ گذر گیا تھا جبکہ بخت نصر نے بیت المقدس کو تباہ کیا اُسکے بعد مدتون تک بیت المقدس اُسی حالت مین پڑا رہا۔ بالآخر شاہ فارس مسمی کوشک نے اُسکو پھر از سر نو تعمیر کرایا۔ دوسری بار اُسکو طیطیس نے خراب کیا۔ پھر ہیلانہ قسطیطین کی مان نے اُسکو بنوایا۔ پھر تیسری بار شاہ یمن نے اُسکو برباد کیا۔ اور حضرت عمرؓ نے اُسکو بنوایا۔ ولید بن عبدالملک نے اُسکو تعمیر کرایا۔ اور سنہ ۴۹۲ھ تک اہل اسلام کا اُسمین دخل رہا پھر شاہ رچرڈ نے اسکا

محاصرہ کیا۔ اور چالیس روز تک محاصرہ کر کے بے انتہا مسلمانون کو قتل کیا۔ یہانتک کہ ستر ہزار آدمی مسجد اقصیٰ مین مارے گئے۔ اور گرد و نواح مین اہل فرنگ کا دخل ہوگیا۔ ۹۱ سال تک اُنکا دخل رہا۔ پھر سلطان ملک ناصر صلاح الدین اعظم یوسف بن ایوب نے اُنپر فتح پائی۔ اور یہ واقعہ ۵۸۳ھ ہجری کا ہی۔ اسکے بعد ترکون نے اُسپر قبضہ کیا۔ اور ابتک اُنھین کے قبضہ مین ہی اور باحسن وجوہ اُسکی خدمتون کو انجام دیتے ہین۔ خدا اُنکو اسکی جزاے خیر دے۔

بہرحال سلیمان اعظم نے دراصل بیت المقدس کو بنوایا۔ اُنکا وزیر برحنا نامی ایک شخص تھا سلیمان کی پیدایش ۱۲۰۹ سال بعد طوفان کے ہوئی تھی۔

شہر سبا کی ملکہ بلقیس بنت احیل بنت ہدہد کی بیٹی جو کہ یعرب بن قحطان کی نسل سے تھی۔ وہ ازبس حسین و باحشمت تھی۔ اُسکے پاس ۱۲ سرہنگ تھے۔ اور ہر سرہنگ کے تحت مین ایک ہزار مرد جنگی تھے۔ غرضکہ دس ہزار مرد جنگی اُسکے تابع تھے۔ ہدہد قاصد سلیمان نے اِس ملکہ کے حالات جب سلیمان سے بیان کیے۔ تو وہ اِسکے ملنے کے شایق ہوے۔ اور اُسکو اسلام لانے کیواسطے ایک خط لکھا۔ ایک روایت کے موافق۔ وہ مسلمان ہوگئی تھی۔ اور سلیمان کے پاس آئی تھی۔ جبکہ وہ ۲۰ برس سلطنت کر چکی تھی۔

سلیمان صغرسنی ہی سے بڑے عقیل اور تیز فہم تھے۔ اسواسطے اِنکے والد بچپنے ہی سے اُنسے مشورہ لینے لگے تھے۔ سلیمان نے ایک مکان اپنے رہنے کیواسطے موضع قمامہ مین نہایت عظیم الشان بنوایا تھا۔

سلیمان کی انگوٹھی جس سے کہ وہ مہر کرتے تھے۔ بہت روشن تھی۔ اور اُسی کی تاثیر سے یہ سب جاہ و حشمت اور تسخیر تھی۔ آصف بن برخیا وزیر سلیمان نے اُنسے ۴۰ دن کیواسطے وہ انگوٹھی لے لی تھی۔ اور سلیمان کو اجازت دی تھی کہ اِس عرصہ مین وہ گوشہ تنہائی مین بیٹھکے اپنے گناہون سے استغفار کرین۔ چنانچہ ۴۰ دن کے بعد آصف نے پھر انگوٹھی اُنکو واپس دیدی۔ اور اِس درمیان مین اُس انگوٹھی کو خود آصف پہنے رہتے تھے۔ اُنکو بھی وہی

کرشمے نظر آتے تھے اور اُسکے واسطے بھی وہی تسخیر تھی۔ جو سلیمان کو حاصل تھی۔
سلیمان نے ۵۲ سال کی عمر مین اور ایک روایت کے موافق ۱۲۰ سال کی عمر مین وفات پائی۔

## ارمیاء علیہ السلام ابن خلیف

ملک بلطاس کے زمانے مین بعد سلیمان کے نبی ہوے تھے۔ اور اُنھون نے بیت المقدس کی تباہی کی خبر دی تھی۔ اِس سبب سے یہودیون نے اُنکو دروغگو سمجھکر قید کردیا۔ آخرکار بخت نصر نے جب یروشلم پر چڑھائی کی۔ اُسوقت اُنھون نے مخلصی پائی۔ بخت نصر کے ایمان لانے مین اختلاف ہی۔ ۷۰ سال کی عمر مین ارمیاء نے وفات پائی۔

## دانیال علیہ السلام

بخت نصر کے زمانے مین نبی ہوے تھے۔ اور اُسپر اُنھون نے دین داؤد کی تبلیغ کیا۔ بخت نصر نے اُنکو مع اُنکے اہل وعیال کے آگ مین جھکوادیا تھا۔ پھر وہان سے نکالکے اُنکا بہت اعزاز واحترام کیا۔ اسیوجہ سے بخت نصر کا کفر مشتبہ ہوگیا ہی۔ دانیال کا قلم ارمنی تھا۔

## عزیر علیہ السلام ابن شرحیا

اُنکو خداوند کریم نے اپنی مخلوق کے لیے ایک عجیب آیۃ مین اور قدرت کی صنعتون کا مجسم نمونہ بنایا تھا۔ اُنکو شاید کسیوقت مین شبہ ہوا تھا۔ کہ آدمی مردہ ہونے کے بعد بھی زندہ ہوسکتا ہی۔ اس شبہہ کے رفع کیواسطے جبکہ وہ کھانا پکاکر فارغ ہوے۔ خدا نے اُنکے جسم سے روح کو سلب کرلیا۔ ایکسو سال تک وہ اُسی حالت مین پڑے رہے۔ اُسکے بعد جب اُٹھے پکارنیوالے نے پوچھا۔ کہو کتنی دیر سوئے۔ کہا ایکدن یا اِس سے کچھ کم سویا ہونگا۔ جواب ملا نہین۔ بلکہ ایک سو سال تک تمھارا قالب بے روح پڑا رہا ہی۔ ذرا اپنا کھانا اور پانی تو دیکھو سڑا تو نہین۔ عزیر نے دیکھا تو وہ اُسیطور سے رکھا ہوا تھا۔ جیسا کہ وہ رکھکر سوئے تھے۔ اور اُنکا گدھا بھی اُسی حالت سے کھڑا ہوا تھا۔ پھر اُنسے حکم ہوا۔ کہ ذرا آبادی کی طرف تو جاؤ۔ جب وہ شہر مین آئے۔ تو اُنکو بالکل معلوم نہوسکا۔ کہ مین کس طرف

جا رہا ہون اور مجکو کدھر جانا چاہیے۔ کیونکہ اتنے زمانے مین بہت سے مکانات نئے بن گئے تھے اور راستے بدل گئے تھے۔ جب اُنھون نے اپنے ملاقاتیون اور دوستون کو تلاش کیا۔ تو لوگ متعجب ہوئے۔ کہ اُن لوگون کو تو مرے ہوے مدتین گذر چکین۔ پھر اُنھون نے اپنا نام بتایا۔ کہ مین عزیر ہون خدا کا نبی۔ اُنمین سے جو پرانے لوگ تھے۔ اُنھون نے کہا۔ کہ وہ تو مدت کا مر چکا ہی۔ پھر اُنھون نے اپنا قصہ بیان کیا۔ لوگون نے اُنکو ابن اللہ (خدا کا بیٹا) کہنا شروع کیا۔ اور اِس اتہام کے ساتھ پیغمبرون مین فقط دو ہی شخص متہم کیے گئے ہین۔ ایک عزیر۔ اور دوسرے عیسیٰ ابن مریم۔ حضرت عزیر نے اُن لوگون کو بہت کچھ سمجھایا۔ مگر اُمت کے بعض چیدہ عقلمندون کے علاوہ سب نے اُس بیہودہ سرائی ہی کو پسند کیا۔ حضرت عزیر نے ایک سو برس کی عمر مین وفات پائی۔

## زکریا علیہ السلام ابن برخیا

عزیر کے بعد زکریا ہدایت خلق کے لیے مبعوث ہوے۔ لیکن شاہ بابل کے سامنے جب اُنھون نے اپنا مذہب پیش کیا۔ تو وہ نہایت برہم ہوا۔ اور زکریاؑ کے قتل تک نوبت پہونچی۔ زکریا اور عمران ابن ماذان والد مریم۔ یہ دونون آپس مین ہم زلف تھے۔ ایکسو سال کی عمر مین انتقال اُنکا ہوا۔

## یحییٰ علیہ السلام ابن زکریا

۳۱۰۰ سال بعد طوفان نوحؑ کے پیدا ہوے۔ بڑے رقیق القلب اور روشن دل آدمی تھے اُنکا اکثر وقت روتے ہی مین صرف ہوتا تھا۔ چالیس سال کی عمر مین ہبوط آدم سے ۵۵۹۷ سال بعد بنی اسرائیل کے ایک ظالم بادشاہ نے آرہ سے دو ٹکڑے کرکے اُنکو شہید کیا۔ اُنکی شہادت کے چند ہی دن بعد ملک خرتوس نے شام پر لشکرکشی کرکے اُسکو زیروزبر کر ڈالا۔ اور فیروز سرہنگ نے خرتوس کے حکم سے ستر ہزار بنی اسرائیل کو زکریا اور یحییٰ کے قصاص مین قتل کیا۔

## عیسےٰ علیہ السلام

۳۱۰۰ سال بعد طوفان نوحؑ کے ۲۲ رمضان کو مریم بنت عمران کے پیٹ سے بلا باپ کے پیدا ہوے

انکی پیدایش کا مقام بیت اللحم ہی۔ اور جبکہ عیسیٰ آٹھ یوم کے ہوئے۔ تو اُنکا ختنہ بموجب سنت
خلیل اللہ کیا گیا۔ اور الیسوع اُنکا نام رکھا گیا۔ اور یہ زمانہ قیصر اعسطس رومی کا تھا۔ جب
یسوع ۳۰ سال کی عمر مین پہونچے۔ تو اُنپر وحی نازل ہوئی۔ اور اُسوقت شام اور اُسکے اردگرد
اور روم مین قیصر قسطنطین کی سلطنت تھی نزدل زبور سے ۱۰۶۲ سال بعد یسوع پر کتاب
مقدس انجیل نازل ہوئی۔ اور چونکہ عیسیٰ قریۂ ناصر مین رہتے تھے۔ اسواسطے وہ اور
اُنکے حواری نصاری کہلانے لگے۔ ۲۴ رمضان کو یسوع پر آسمان سے مائدہ نازل ہوا جسمین
روٹیان اور مچھلی تھی۔ مگر وہ خوان اتنا وسیع اور بڑا تھا۔ کہ ایک ہزار آدمیون سے زیادہ نے
آسودہ ہوکر کھایا۔ مگر وہ اُسی حالت پر بنا رہا۔ مریم کے حمل سے پہلے پہل یوسف نجار مطلع ہوا جو مریم کی
خالہ کا لڑکا تھا۔ مریم کو درد زہ اور وضع حمل قریہ بیت اللحم مین ہوا تھا۔ اُسکے بعد مریم نے
مع یسوع اور یوسف نجار کے دمشق کیطرف جاکر رہنا شروع کیا۔ اور اخیر مین وہ ناصر الخلیل مین
رہنے لگے۔ نزول انجیل کے بعد سب سے پہلے بارہ دھوبیون نے اُسکا ساتھ دیا۔ اور اُنکی
مدد کی۔ یہ وجہ بھی اُنکے نصاری کہلانے کی ہوسکتی ہو۔ چونکہ وہی لوگ کپڑے کو دھوکر صاف کرتے
تھے۔ اِسلیے حواری کہلانے لگے۔ اُن حواریون کے نام یہ ہین۔ [1] شمعون الصفا۔ [2] اندراوس
[3] یعقوب بن زبدی [4] یحییٰ [5] فیلبس۔ [6] برتولوماوس۔ [7] لوقا [8] متی۔ [9] یعقوب بن حلفا۔ [10] لیا۔ [11] شمعون القنانی
[12] یہودا۔ یسوع کو ایک یہی معجزہ بڑا بھاری دیا گیا تھا۔ کہ وہ اپاہجون۔ اور کوڑھیون اور
لنگڑون وغیرہ کو چنگا کر دیتا تھا۔ اور اِس معجزہ کی وہان ضرورت بھی تھی کیونکہ علم طب کا
اُس زمانے مین بڑا چرچا تھا اور بڑے بڑے حاذق حکیم موجود تھے۔ چنانچہ جالینوس حکیم کا
یسوع کے پاس آکر اسلام لانا۔ اِس واقعہ کی قوی حجت ہی۔ حضرت عیسیٰ نے یہودیون کو
بہت کچھ پند و نصیحت کی۔ لیکن وے لوگ ایسے ضدی تھے۔ کہ اُنھون نے یسوع کو قریب
قریب ویسی ہی تکلیفین دین جیسی کہ پیغمبر عربی کو کفار قریش نے دی تھین۔ دنیا مین مذہب
نصارا کا جانی دشمن یہود سے بڑھکر کوئی بھی نہین ہو۔ وے مسلمانون سے عداوت رکھتے ہین

مگر نہ اتنی جتنے نصارا سے - یسوع کے ماننے والے ایک سخت غلطی مین پڑ گئے تھے - یسوع کو بن
باپ کا دیکھکر وے اُسکو خدا کا اکلوتا بیٹا کہنے لگے بعضون نے مسئلہ تثلیث کو جاری کیا - اور خدا
اور مریم اور یسوع ؑ تینون کو خدا کہنے لگے - اور اِس بارہ مین آگے چل کر اُنکے مختلف فرقے
ہو گئے اور اِسکی وجہ یہ بھی تھی کہ وے جہالت مین غرق تھے - اُنکی نظرین محدود تھین - اُنکا
خیال آدم نبی تک نہ جا سکتا تھا - مگر جسقدر کہ اُنمین تہذیب اور تمدن کی ترقی ہوتی گئی - اُنمین سے
اکثر روشن خیال تثلیث کی لایعنی مسئلہ کو چھوڑ کر یسوع کو بندۂ خدا - اور نبی اللہ کے کہنے پر مجبور
ہو گئے - اور یہ وہی لوگ تھے جنھون نے فلسفہ الٰہی مین غور کی عادت ڈالی تھی - مگر ہم افسوس
کے ساتھ کہتے ہین کہ آجتک باوجود اِس ترقی اور تمدن و تہذیب کے اِس قوم نے فلسفہ الٰہی
کے مسائل سے بالکل قطع تعلق کر لیا ہی - اور وہ خیالی حد سے تجاوز کرنا ناگوار سمجھتے ہین
ہان ہم اِس امر کو ضرور تسلیم کرینگے - کہ فلسفہ طبعی مین اُنھون نے حد سے زیادہ ترقی کی
جسکے لیے ہم کہہ سکتے ہین کہ کسی قوم نے اِس درجہ کی ترقی فلسفہ مین آجتک نہ کی تھی مگر وہ
مذہبی خیالات سے نکلکر نظام طبعی کے پھیر مین ایسے پڑے - کہ لامذہبی کے کریہ لفظ کو باعث فخر
سمجھنے لگے - اور یہ دراصل کوئی نئی بات نہین تھی - بلکہ فلسفہ طبعی مین زیادہ انہماک کا وہ وقعی
اور لازمی نتیجہ ہونے کے علاوہ فلسفۂ الٰہی کے چھوڑ دینے کے بھی لوازمات اُسکے معین ہین
مگر اِس قسم کی بحث اِس مقام پر اختصار پسندی کی وجہ سے کسی طرح بھی موزون نہین -
بہرحال یہودیون کی عداوت یسوع کے ساتھ اِس درجہ بڑھی - کہ وے اُسکے قتل کے درپے
ہو گئے - اور اُنکو سولی پر چڑھا دیا - روح القدس نے بحکم الٰہی مکان کی چھت مین روزن کر کے
یسوع کو سولی پر سے اُٹھا لیا - اور یہودیون کے وزیر کو اختلاف تبکل کرنے کے بعد سولی پر
چڑھا دیا - مگر نصارا یہی کہتے ہین - کہ نہین عیسیٰ ہی کو سولی دیگئی - بہرحال یسوع جو تھے آسمان پر
بلائے گئے اور وہ قیامت کے قریب پھر زمین پر آوینگے یہ واقعہ غانیوس قیصر رومی کے عہد مین
ہوا تھا عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے بعد چھ برس تک مریم اور زندہ رہین - اور ۵۳

سال کی عمر مین اُنھون نے وفات پائی۔ مریم کی مان کا نام حنہ تھا۔ اور مریم کے معنی عابدہ (عبادت کرنیوالی) ہین۔ اور یہی اُنکی وجہ تسمیہ بھی ہوئی۔

ہمکو اِس امر پر زیادہ غور کرنیکی ضرورت معلوم نہین ہوتی۔ کہ مذہب عیسوی نے باوجود اس بات کے کہ وہ سب مذہبون سے آسان اور سہل تھا پھر بھی عیسیٰ کے زمانے مین اُسنے کیون ترقی نہ کی اور معدودے چند آدمیون کے علاوہ اور کوئی اِس طرف متوجہ نہوا۔ کیونکہ یہ اوپر کے واقعات کو دیکھتے ہوئے کوئی تعجب اور اہم بات نہین ہی۔

## محمد عربی بن عبداللہ بن عبدالمطلب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۵۰۰۷ سال بعد ہبوط آدم۔ اور ۸۸۳ تاریخ سکندر ذوالقرنین۔ اور سال ۴۲ نوشیروان عادل اور ۱۳۱۲۰۱ تاریخ بخت نصر۔ اور ۵۷۱ء مین ۱۲۔ ربیع الاول۔ ۲۰ ماہ نیسان رومی کو دوشنبہ کے دن مکہ معظمہ مین ناف بریدہ اور ختنہ کیے ہوئے صبح کیوقت پیدا ہوئے۔ ۴

اور پیدایش کے وقت ایوان کسریٰ کے ۱۴ کنگرے گر گئے۔ اور آگ فارسی جو برابر ایکہزار برس سے روشن تھی یکایک ٹھنڈی ہوگئی۔ اور بحیرہ ساوہ کا پانی خشک ہوگیا۔ قبل نبوت کے وہ قوم قریش مین امین (امانت دار) کے لقب سے مشہور رہے۔ اور قوم مین لوگ اُنکے فیصلے اور اُنکی بات کو مانتے اور پسند کرتے تھے۔ مگر وہ بچپن ہی سے ایسے سلیم الطبع واقع ہوئے تھے کہ باوجودیکہ قوم قریش بت پرستی مین منہمک تھی۔ لیکن وہ اپنی عقل سلیم سے اِسکو ہمیشہ ناپسند ہی کرتے رہے۔ کوہ حرا کے غارون مین وہ عبادت الٰہی کرنے پوشیدہ طور سے جایا کرتے تھے۔ چالیسوین سال کے بعد وہ خدا کیطرف سے عام مخلوق کیواسطے نبی ہوے۔ اور چھ سو سال بعد نزول انجیل کے اُنپر قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا۔ اور وہ قوم کے لیے ایک معجزہ تھا کیونکہ وہ زمانہ عربی لغت کی فصاحت کا زمانہ معراج تھا۔ اور قریش مین ایک سے ایک شاعر فصیح وبلیغ پڑا ہوا تھا۔ لیکن قرآن کی فصاحت وبلاغت اِس درجہ تھی کہ جسکے مقابل مین عرب ایک سورۃ بھی پیش نہ کرسکتے تھے۔ اور جب اُنکو کلام الٰہی سنایا جاتا تھا۔ تو وہ غایت لطافت کی وجہ سے اُسکے سننے مین

مبعوث ہو جاتے تھے مثل سابق پیغمبرون کے وہ کسی خاص معجزے ہی کے مالک نہ تھے۔ بلکہ جسنے جیسا سوال کیا۔ اور بلا سوال بھی بہت سے معجزے اُنسے صادر ہوے۔ قوم کو جب اُنھون نے خدائی باتین سنانا اور اُنکو راہ ہدایت دکھانا شروع کی۔ تو اُنھون نے اپنے پیغمبر کو بڑی بڑی سخت اذیتین اور تکلیفین دینا شروع کین۔ اور جب وہ اور اونپر ایمان لائے ہوے اُنکے ساتھی قریش کی اذیتون سے مجبور ہوگئے۔ تو نبوت کے بارہ سال بعد مکہ سے وہ مدینہ کیطرف ہجرت کرنے پر مجبور ہوے۔ یہ بات قابل غور ہی۔ کہ اِس بارہ سال کے عرصہ مین باوجودیکہ مسلمان ایک مقام مین مقید تھے۔ مگر اسلام خود بخود دلون مین گھر کیتا جاتا تھا۔ بھلا پھر ہم اِس قول کو کیونکر تسلیم کرسکتے ہین کہ اِسلام تلوار سے پھیلا نہین ہم دیکھنا چاہتے ہین۔ اور منصف نظرون سے اِس امر مین غور کرنے کے سائل ہین۔ کہ یسوعؑ کے مذہب مین کیا بات تھی۔ جو انکی کوشش پر بھی سوائے گنتی کے کئی آدمیون کے اور کوئی اُس طرف متوجہ نہوا۔ اور محمد عربی صلعم کے مذہب مین کونسی دلچسپی اور عمدگی تھی۔ کہ گھر سے پیغمبر کو قتل کرنے نکلے۔ مگر دو باتین کرنے کے بعد اُنکے دل موم کیطرح سے پسیج گئے۔ اور وہ مسلمان ہوگئے۔ ہم خیال کرتے ہین کہ کوئی عقلمند بھی سوائے اِسکے دوسرا جواب نہ دے سکے گا۔ کہ واقعی وجہ اِسکی یہی تھی کہ وہ مذہب سب مذہبون کا لب لباب اور سب مذہبون کی عمدہ باتون کا مجموعہ تھا۔ اور پیغمبر کی دلجوئی اُسپر طرہ تھی۔ یہی وجہ ختم رسالت کے بھی ہی۔ کہ سب عمدہ باتون کا وہ ایسا مکمل نمونہ ہی۔ کہ اِسکے بعد اب ممکن نہین۔ اور یہ بات اور بھی زیادہ قابل غور ہی۔ کہ وہی یہودی جو عیسیٰ کو کاذب (نعوذ باللہ) کہتے تھے اُنھین یہودیون کو محمدؐ کے بارہ مین صادق کہتے ہوے بارہا سنا گیا۔ اور اِسی اوایل وقت مین چند یہودی ایمان بھی لائے۔

محمڈن لا (قانون اِسلام) ایسا پختہ اور جامع قانون تسلیم کرلیا گیا ہی۔ کہ جسمین آجتک نسخ اور کمی نہین۔ بلکہ نئی نئی باتین غور کرنے سے اُسمین پیدا ہی ہوتی جاتی ہین۔ اور ہر زمانے کی تہذیب کو وہ حاوی ہی۔

رومن امپائر لا (یونانی قانون) باوجودیکہ شروع سے آجتک برابر اسمین نسخ اور تبدیلی اور زیادتی کمی ہوتی رہی ہی۔ اور ہر زمانے کے مدبر بادشاہون نے اُسکے تدوین کیواسطے کمیٹیان قایم کین مگر وہ ابھی تک مکمل نہین۔ اور ہر زمانے کی تہذیب کے موافق۔ اُسمین نئی ایجادین کیجاتی ہین۔ قانون اسلام کے علاوہ دنیامین ہمکو اور کوئی ایسا مکمل قانون نہین ملتا۔ جو ہر زمانے کی تہذیب کے لیے کافی ہو۔ ہجرت کے بعد اسلام کا ایک اہم واقعہ معراج نبوی ہی لیکن اُسمین عیسیٰ کے چرخ چہارم پر جانے سے زیادہ اشکال ہمکو معلوم نہین ہوتا۔ اور یہ انتہا درجہ تقدس اور علو مراتب کا ہی کہ جو مرتبہ کسی نبی کو بھی حاصل نہو سکا۔ وہ پیغمبر عربی صلعم پر ختم ہوتا ہی۔

اپنی ولادت سے اکتالیسوین سال ربیع الاول مین اور ایک روایت کے موافق رمضان مین اُنپر وحی آنا شروع ہوئی۔ ہبوط آدم سے ہجرت تک ۶۲۲۱ سال کا عرصہ گذر چکا تھا۔ قلم اُنکا عربی تھا۔ اور یہ تو ایک عالم جانتا ہی۔ کہ وہ امی (ان پڑھ) تھے۔ اِس حالت مین اُنکے بعض کلامون کا معجزہ ہونا اُنکی نبوت پر صاف دال ہی۔ جبکہ اُنکے دوسرے کلامات (احادیث) اُس لطافت اور بلاغت کے ہم پلہ نہین۔ جو خاص وقتون کے کلام مین ہوتی تھی۔ اِس سے اب کسی طور بھی انکار نہین ہوسکتا کہ وہ خاص وقتون کے کلامات منزل من اللہ اور الہام غیبی تھے ہم اہل مذہب کو الہامات الٰہی سے انکار کی گنجایش نہین مگر لامذہبی کیواسطے اُسی چیز کو معجزہ بتا مین گے جو انسان کی عادت طبعی اور نظام طبعی کے خلاف ہو۔ جبکہ سحر وساحری سے لامذہبی یکلخت الگ ہی۔ اور وہ اُسکی قائل ہی۔ تو پہلی بحث طبیعی سے ہمین اُسکو دست بردار ہونا پڑیگا اسکے بعد رسالت و نبوت اور الہامات غیبی کی بحث چند لفظون پر ختم ہوسکتی ہی۔ بہرحال یہ چیزین جو دراصل قدرت کے اعلیٰ نمونے ہونیکے علاوہ نظام علومی او رفلسفہ الٰہی اور نیچر طبعی سے بعید نہونے کی وجہ سے بالکل موافق عقل ہین۔ ہر عاقل کو ضرور تسلیم کرلینا پڑیگی۔

اسکو ہم دعوی کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ وہ دنیا کے کل انسانون مین باعتبار مزاج طبعی معتدل بہ کل بہنے طبی تھے۔ اور اسیواسطے صفات نفسانی۔ او طبعی سب درجۂ اعتدال پر تھے۔

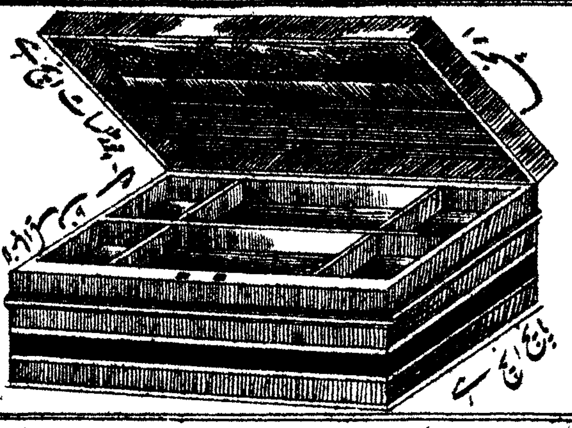
اور یہی باتین قوت روحانی اور جذب قلوب کے اصلی راز تھے سخت نادان ہین۔ وہ جو نبی پر کثرت
ازدواج کی تہمت لگاتے ہین۔ اور یہ لوگ وہی ہین۔ کہ جنکے نبی کے قوائے طبعی کمزور تھے۔ اور یہی
وجہ ہی۔ کہ قوت روحانی اور جذب القلوب کا حصہ اُنکو کم ملا۔ ورنہ وہ فقط جو تھے آسمان پر جاکے
نہ رک جاتے۔ اور زبان مین جذب قلوب بذریعہ روحانیت اُنمین ہوتا۔
اُلٹی سمجھ ہی۔ جو اس کمزوری کو لطافت روحانی کا باعث سمجھتی ہی۔ بہرحال ہم اختصار کرکے
اس رسالہ کو فقط اسقدر رکھنے کے بعد ختم کرتے ہین۔ کہ ۱۳۱۱ھ ہجری مہینے کل تین روز عارضہ
بخار مین مبتلا رہنے کے بعد مطابق تاریخ پیدایش اس جہان فانی کو ترک کرکے خدا نے
اُنکو اپنے جوار قدس مین طلب فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فقط

---

بندۂ ذلیل

حکیم سید جلیل قریشی ڈاسنوی

# لکھنے پڑھنے والوں کے لیے بکار آمد اسٹور بکس



ناظرین کرام! بکس وہ ہے جسکے اوپر رشک اشرفی پیسہ اخبار نے تاریخ ۲۲ فروری ۱۹۰۸ء کو اور معزز پولیس نیوز اخبار نے آٹھ مارچ ۱۹۰۸ء کو اپنا مبارک کیا ہو جنٹلمین اور اس سے بڑھکر اس بکس کی عمدگی کا ثبوت ہم کیا دے سکتے ہیں جناب عالی! یہ نایاب بکس جملہ لکھنے پڑھنے کی ضروری اشیاء کا مخزن ہے اگرچہ یہ بکس ہر کس و ناکس کے مفید مطلب ہے مگر بالخصوص اسٹوڈنٹس لیڈرس اور محرر اور ملازمان سرکار اور ملازمان ریاست کو واسطے لکھنے پڑھنے کے زنبیل عمر کا کام دیگا اس بکس کی مضبوطی اسکی خوبصورتی اسکا صوفیانہ پن آپکو اسوقت معلوم ہوگا جب یہ بکس آپکی خدمت میں پہونچیگا! یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ولایتی وارنش جو اس بکس پر کیا گیا ہے اوسمیں مثل آئینہ کے منھ دیکھ لیجیے اس بکس کی اشیاء آپ اپنے علحدہ کام میں لائیں اور مستورات زیور رکھیں یہ بھی ممکن ہے کہ اسکے اشیاء آپ علحدہ اپنے کام میں لائیں اور اسکو کیش بکس بنائیں اسکا قفل ہر چابی سے کھل نہیں سکتا پیتل کا پالش کیا ہوا خوشنما ہنڈل جو اسمیں لگا ہے آپکو مسافرت میں بہت آرام دیگا۔ کیون معزز ناظرین؟ پبلک کو اس کارآمد بکس کی کہانتک قدر کرنا چاہیے یہ قابل قدر بکس معہ تئیس اشیاء ذیل کے پانچ روپیہ کو ہم روانہ کرینگے۔

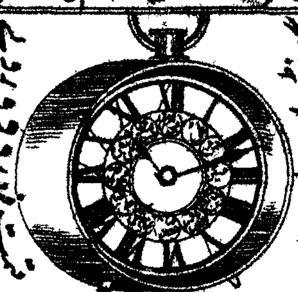
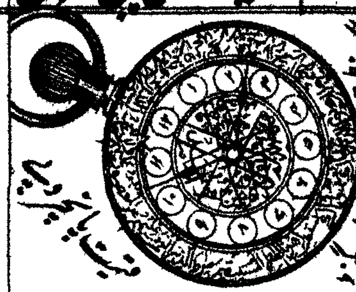
## ذیل میں لکھے ہوئے اشیاء اسٹور بکس کے ہمراہ روانہ ہون گے۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| دوات شیشہ کی | روشنائی رنگ دو پڑیان | کاغذ چھوٹی ایک پیکٹ | ہولڈر دو عدد | پنسل کٹ ایک | قلم دو اسٹیل دو عدد | پاکٹ بک ایک | لفافہ سو عدد |
| بیر کلپ ایک | ربڑ سیاہی مٹانیکا | چاقو رجبر کمپنی ایک | منی بیگ ایک | صابون بٹی ایک | تیغ کا ڈبہ ایک | آئینہ جیبی ایک | سگریٹ پیکٹ ایک |
| مقراض ایک | ریل سوت ایک | بلاٹنگ پیپر ایک تختہ | الاتفاق کارڈ ایک درجن | آلپین پیکٹ ایک | سوئی پیکٹ ایک | آپکے ممبر کی مہر ایک | مہربان مت |

کیا آپکو دوسرا سوداگر یہ بکس اور یہ اشیاء ان داموں کو دیسکتا ہے ہرگز نہیں ۔ یا آپ خود کلکتہ میں اپنے پانچ روپیہ میں بکس اور اشیاء خرید کر فراہم کر سکتے ہیں ہرگز نہیں اب بھی پسند نہو تو تعجب ہے۔

جناب کا سچا خادم ایس ۔ اے ۔ بی بخش ۔ اینڈ کو ۔ کوٹھی نمبر ۱۲ مالیڈے اسٹریٹ کلکتہ

نوٹ محصول ذمہ خریدار ہے

| ## متبرک امامیہ ٹائم پیس | ## اہل اسلام کے لیے اسلامی جیبی گھڑیان |
|---|---|
|  |  |
| برادران اسلام سمجھیے اب آپ کو یہ کہنے کی ضرورت بھی نہ رہی کہ ایک بجا ہے یا دو۔ کیونکہ اس ٹایم پیس مین بارہ نمبرون کے ہمراہ آپ کے اون بزرگ بارہ امامون کے نام ہین جنھون نے آپکو راہ ضلالت سے نکالکر بہشت کا سیدھا سچا راستہ بتایا۔ ہر پیچ جانیے نہایت مضبوط ہے۔ قیمت فی عدد دو روپیے۔ گارنٹی چار سال :۔ | اسلامی برادرو! کام وہ کرنا چاہیے کہ دنیا اور دین دونو حاصل ہون ہم خرما و ہم ثواب۔ اگر آپکو وقت عزیز کی قدر ہو تو یہ متبرک گھڑی جسکا نقشہ آپکے پیش نظر ہے اسکو منگاکر اپنی پاکٹ مین رکھیے تاکہ وقت کی پابندی ہے اور کلام الٰہی جو اس ڈائل مین لکھا ہوا ہے اسکی برکت سے آپکا قلب تازہ اور برکت بے اندازہ حاصل ہوتی ہے۔ قیمت پانچ روپے :۔ |

| طالبو دوڑو خرید و جلد لو | صرف دو ورق مین پورا تعویذی قرآن شریف | نعمت ہر دو جہان حاصل کرلو |
|---|---|---|

اے دین اسلام کے نام پر جان و مال فدا کرنیوالے اسلامی برادرو! ادہر آؤ مین تمکو ایک ایسی خوشخبری سناؤنگا کہ تمھاری روح تازہ ہو جائے گی کیا تمکو کسی ایسے نایاب تحفے کی ضرورت ہے جو تمھاری جان و مال کا محافظ اور دین و ایمان کا نگہبان ہو؟ مین نے آپکے لیے بصرف زر کثیر نہایت عرقریزی اور جانفشانی سے خدا کے کلام کو ایک نئی طرز سے اپنے بیان چھپوایا ہے آپکو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ قرآن پاک کے پورے تیس پارے صرف دو ورق مین مکمل کیے ہین اور ہر ورق کا طول ۱۳ انچ اور عرض ۱۰ انچ ہے میرے خیال مین آپنے ایسی نعمت بے بہا کو دیکھا کیا سنا بھی نہوگا۔ اس کلام الٰہی مین عربی خط باوجود اسقدر باریک ہونے کے صاف نظر آتا ہے۔ یارو ایسی نعمت غیر مترقبہ پھر میسر نہ آئے گی منگاکر اپنے غلے مین رکھو برکت ہوگی۔ تعویذ بناکر بچون کے گلے مین پہناؤ۔ پیارے بچے جملہ آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہینگے۔ اپنی مستورات کے زیور مین رکھو اس کی برکت سے کبھی کوئی نقصان نہ پہونچیگا اپنے گھرون مین رکھو۔ مالامال ہو جاؤگے مثل تعویذ کے اپنے بازو پر باندھو دل کو ہر طرح کی تقویت حاصل ہوگی مسلمانو! اس موقع کو ہاتھ سے ضایع نہ کرو ہمیشہ یاد رہے کہ [illegible] گے۔ ذرا اس کلام مجید کو دیکھو تو لوح محفوظ کا نقشہ پیش نظر ہو جائیگا حافظ قرآن بہت آسانی کے ساتھ اس مین [illegible] وہ کون اہل اسلام ہے جو اس میری اطلاع کو دیکھکر اس بے بہا قرآن مجید کے لینے کا شایق نہوگا۔ قیمت اس نعمت [illegible] دیسکتا ہے اور سچ ہے اسکی بزرگی کے مقابلے مین ہفت اقلیم کا بھی مول کم ہے مگر اسکا ہدیہ اسلیے کم مقرر کیا [illegible] اس دولت سے فیضیاب ہو۔ قیمت قرآن مجید کا ہدیہ صرف ایک روپیہ۔ تین سے کم نہ [illegible] گے :۔

نوٹ

[illegible] مدد قرآن شریف طلب فرمائین گے۔ اون [illegible] صرف تین روپے لیے جائین گے۔

[illegible] خادم ایس۔ اے۔ بی بخشی اینڈ کو۔ [illegible]